www.KitaboSunnat.com

قاری صہیب اَحمد میر محمدی☆
قاری نجم الصبیح تھانوی☆☆

قراءاتِ عشرۃ کی اَسانید اوران کا تواتر

زیرنظر مضمون علم قراءات کی دو نوجوان فاضل شخصیات کی تحریروں کا امتزاجی انتخاب ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے متعدد خصوصی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔فن قراءات کے مستقبل کو ان دونوں حضرات سے خصوصی امیدیں وابستہ ہیں۔جناب قاری صہیب احمد ﷾ کو جہاں اللہ تعالیٰ نے بولنے کا اعلیٰ سلیقہ عطا فرمایا ہے، وہیں محترم قاری نجم الصبیح تھانوی ﷾ کو لکھنے میں یدطولیٰ عطا فرمایا ہے۔دونوں حضرات کا تعلق ماہرین فن کے علمی خانوادوں سے ہے، جناب قاری نجم الصبیح تھانوی ﷾ شیخ المشائخ قاری اظہار اَحمد تھانوی ﷫ کے فرزند اَرجمند ہیں تو محترم قاری صہیب احمد میر محمدی ﷾ شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کے برادر خورد ہیں۔دونوں حضرات علم قراءات کی داخلی باریکیوں کی مہارت کاملہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فن سے متعلقہ علمی وفنی مباحث کا اعلیٰ ذوق بھی رکھتے ہیں۔مجلس التحقیق الاسلامی کے رکن جناب قاری محمد مصطفیٰ راسخ ﷾ نے قاری صہیب اَحمد میر محمدی ﷾ کی عربی تصنیف جبیرۃ الجراحات فی حجیّۃ القراءات اور قاری نجم الصبیح تھانوی ﷾ کی کتاب 'تاریخ تجوید وقراءات' سے اس تحریر کو بغیر حک واضافہ کے یوں ترتیب دیا ہے کہ ایک مربوط مضمون کی صورت بن گئی ہے۔یادرہے کہ مضمون کا ابتدائی حصہ 'جبیرۃ الجراحات' سے اور آخری حصہ 'تاریخ تجوید وقراءات' سے ماخوذ ہے، اگرچہ بعض جگہ کچھ عبارتیں آگے پیچھے کی گئی ہیں۔[ادارہ]

لغوی تعریف

اسناد أسند إلیہ سے مصدر ہے، جس کا معنی ہے: منسوب کرنا۔ ہر وہ چیز جس کی طرف نسبت کی گئی ہو اور اس پر اعتماد کیا جائے اس کو 'سند' کہتے ہیں۔اسی لیے دیوار وغیرہ کو بھی سند اور اسناد کہا جاتا ہے، کیونکہ عمارت کی بناء اسی پر ہوتی ہے۔اسی وجہ سے دین کی معتمد علیہ چیز کو سند کہا جاتا ہے۔سند کی جمع اَسانید آتی ہے۔

[المعجم الوسیط: ۴۵۴/۲/۱]

اِصطلاحی تعریف

اسناد کا مطلب ہے متن حدیث کے طریق کو بیان کرنا، چنانچہ سند متن حدیث کے طریق کو کہتے ہیں۔علم المصطلح کے مطابق سند راویوں کا وہ سلسلہ ہے، جس کے ذریعہ متن حدیث تک رسائی حاصل کی جائے، جیسے امام بخاری ﷫ کی یہ عبارت دیکھیں:

☆ مدیر کلّیۃ القرآن الکریم، مرکز البدر، بونگہ بلوچاں، لاہور

☆☆ صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن، رنگ محل، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدَّثنا مکی بن إبراهیم قال حدثنا یزید بن أبی عبد الله وهو مولی سلمة بن الأکوع عن سلمة قال سمعت النبی ﷺ یقول:« من یقل علیَّ ما لم أقل فلیتبوأ مقعده من النار»

مذکورہ تعریف کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کا قول حدَّثنا فلان حدَّثنا فلان حدَّثنا فلانٌ اسناد ہے اور سند اس کے وہ رواۃ ہیں، جن کا ذکر متنِ حدیث سے پہلے ہوا ہے، اور متنِ حدیث آپ ﷺ کا فرمان: مَن یقل علیَّ ...... الخ ہے۔ محدثین کرام اسناد وسند دونوں کو ایک معنی میں استعمال کرتے ہیں، البتہ مراد قرائن سے سمجھ آتی ہے۔

[شرح صحیح مسلم مع النووی:۲۵/۱، ۲۷]

دین میں سند کی اہمیت

اسناد اُمت محمدیہ کا خاصہ ہے۔ ان سے پہلے کسی اُمت کو یہ خاصہ عطاء نہیں ہوا۔ دین میں اس کا انتہائی اہم مقام ہے۔ امام حاکم نیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قال عبد الله بن مبارك: الإسناد من الدِّین، لولا الإسناد لقال من شاء ما شاء"

''عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ اسناد کا اہتمام دینی اُمور میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتیں تو جس کے جی میں جو آتا وہ کہہ دیتا۔'' [معرفة علوم الحدیث:٦]

❁ امام ابن مبارک رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"مثل الذی یطلب أمر دینه بلا إسناد کمثل الذی یرتقی السطح بلا سلّم"

''جو شخص دین کا کوئی حکم بغیر سند کے طلب کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتا ہے۔''

❁ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الاسناد سلاح المؤمن فإذا لم یکن معه سلاح فبأیّ شئ یقاتل"[الإسناد من الدین للشیخ أبو غدة)

''اسناد تو مومن کا ہتھیار ہے۔ اگر اس کے پاس اسلحہ نہیں ہوگا تو وہ لڑائی کس چیز کیساتھ کرے گا۔''

❁ اسی طرح امام سفیان ثوری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"الإسناد زین الحدیث ممن اعتنی به فهو السعید" [أیضا]

''اسناد تو حدیث کی زینت ہے، جس نے اس کا اہتمام کیا وہ بامراد ہوا۔''

❁ امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کلّ حدیث لیس فیه حدثنا أو أخبرنا فهو خلّ وبقل

[المحدّث الفاصل بین الراوی والواعی:ص۵۱۷]

''ہر وہ حدیث جس میں حدثنا یا أخبرنا کے الفاظ نہیں ہیں، وہ ردّی اور بے وقعت ہے۔ اسناد کے فقدان کی وجہ سے وہ ناقابل التفات ہوگی۔''

❁ امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"مثل الذی یطلب الحدیث بلا إسناد کمثل حاطب لیل، یحمل حزمة حطب وفیه أفعی وهو لا یدری" [الإسناد من الدین]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''جو شخص بغیر سند کے حدیث طلب کرتا ہے اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی آدمی رات کے اندھیرے میں لکڑیاں اکٹھی کرتا ہے اور پھر وہ اپنا گٹھا اٹھاتا ہے، لیکن اسے علم نہیں ہوتا کہ اس کی لکڑیوں میں خطرناک ترین سانپ موجود ہے۔''

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام زہریؒ نے ایک دن حدیث بیان فرمائی، میں نے کہا کہ بلاسند بیان کردیں، توانہوں نے فرمایا کیا آپ چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتے ہیں۔'' [ایضاً]

بعض اہل علم نے انہی کی مثال کہتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ

''وہ شخص جو بغیر سند کے حدیث طلب کرتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتا ہے، بھلا وہ آسمان پر کیسے چڑھ سکتا ہے؟''

اِمام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما ذهاب العلم إلا ذهاب الاسناد" ''علم کا خاتمہ اسناد کے خاتمہ پر منحصر ہے۔''

حافظ یزید بن زریع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لكلّ دين فرسان وفرسان هذا الدّين أصحاب الأسانيد"

''ہر دین کی حفاظت کرنے کیلئے کچھ شاہسوار ہوتے ہیں۔ دین اسلام کے شاہسوار اصحاب اسانید یعنی محدثین کرام ہیں۔''

حافظ الجوال ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کے الفاظ (احادیث) کا مدار نقل پر ہے۔ ان الفاظ کی صحت، صحتِ سند پر منحصر ہے۔ اور صحتِ سند کی بنیاد ثقہ اور عادل راوی کے بغیر ناممکن ہے۔''

پھر اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نے بہز بن اسعد العمی بصریؒ (متوفی بعد از ۲۰۰ھ) کو کہتے ہوئے سنا کہ جب ان کے سامنے کوئی صحیح حدیث بیان کی جاتی تو فرماتے یہ تو عادل لوگوں کی ایک دوسرے کے لئے گواہیاں ہیں، اور جب ان کے سامنے کوئی کمزور سند بیان کی جاتی تو فرماتے کہ یہ تو ناقابل التفات ہے، اور ساتھ یہ بھی فرماتے اگر کوئی مقروض جس کے ذمہ دس روپے کا قرض ہے وہ اس کی ادائیگی سے انکار کردے تو قرض لینے والا جب تک دو عادل لوگوں کو گواہ بنا کر پیش نہ کرے وہ قرضہ واپس لینے سے قاصر ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا دین تو اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی باتیں عادل لوگوں سے قبول کی جائیں۔'' [أدب الإملاء والاستملاء:۳،۵۵]

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لم يكن في أمة من الأمم منذ خلق الله آدم، أمناء يحفظون آثار نبيهم وأنساب سلفهم إلا في هذه الأمة" [شرح مواهب اللدنية للزرقاني: ۴۵۴/۵]

''جب سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق فرمائی، اس اُمت سے بڑھ کر کوئی ایسی اُمت نہیں گزری جو اس قدر امین، اپنے انبیاء کی باتوں اور اسلاف کے انساب کی حفاظت کرنے والی ہو۔''

امام ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے محمد بن مظفر کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ نے اس اُمت کو عزت وشرف سے نوازا اور علم الاسناد کے ساتھ اس کو پہلی اُمتوں سے ممتاز کیا، کیونکہ اُن کے پاس جو کتابیں موجود ہیں انہوں نے ان میں کئی اپنی باتیں بھی داخل کردیں۔ اب

www.KitaboSunnat.com

ان کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں جس سے وہ اپنے انبیاء سے منقول کتب اور غیر معتبر آدمیوں کی رخنہ اندازیوں کے مابین فرق کرسکیں۔''

❁ جہاندیدہ شخصیت، حافظ ابوبکر محمد بن احمد ثقفی اصبہانی رحمہ اللہ [متوفی ۳۰۹ھ] فرماتے ہیں:

''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ نے اس اُمت کو تین ایسے خصائص عطا فرمائے ہیں جو ان سے ماقبل کا نصیب نہ بن سکے: ① سند واسناد ② اِعراب ③ انساب

[شرح مواهب اللدنية للزرقاني: ۴۵۴/۵، الأجوبة الفاضلة لعبد الحيّ اللّكنوي: ص۲۴]

اسی وجہ سے کسی شاعر نے ایسی قوم کو، جو سند کا اہتمام نہیں کرتی، مخاطب کرتے ہوئے سند کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے:

ومن بطون كراريس رواياتهم لو نـاظروا باقـلاً لَمَا غلبوا
والعلم إن فاته إسناد مسنده كالبيت ليس له سقفٌ ولا طنب

[الكفاية للخطيب البغدادي: ص۱۶۳]

''ان کی روایات کا مدار سراسر اوراق اور کتب پر ہے، اگر کبھی کسی ردّی چیز سے ان کا پالا پڑ جائے تو انہیں جان چھڑانا مشکل ہوجاتا ہے۔ اگر علم کی سند ختم ہوجائے تو وہ ایسے گھر کی مانند ہے جس کی چھت ہے، نہ در و دیوار۔''

یہ بات تو حدیث کی سند کے متعلقہ تھی، رہی بات اللہ تعالیٰ کے کلام کی، جو کہ نسل در نسل تلقّی، سماع اور بالمشافہ اخذ واَداء کے ذریعے ہم تک ہے، تو اس کی کیا شان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی ایسی حفاظت پر ہم اللہ تعالیٰ کا کیسے شکر یہ ادا کرسکتے ہیں۔ جو فرض ہم مسلمانوں پر حفاظتِ قرآن کے سلسلہ میں عائد ہوتا ہے تو اس امانت کی اَدائیگی کے سلسلہ میں ہم اپنے سات سالہ بچے کو قرآن مجید کا حافظ بنا کر عہد نبویؐ سے پورا کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمتوں اور خوشنودیوں کا نزول ہو۔ **واللہ المستعان**

قراءات عشرہ کی اَسانید کی تفصیل

یہ بات تو واضح ہے کہ ہر قاری کے دو راوی ہیں۔ ان میں سے کچھ راوی تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنے شیخ سے بلاواسطہ نقل کیا ہے، جیسا کہ سیدنا قالون رحمہ اللہ اور سیدنا ورش رحمہ اللہ نے امام نافع رحمہ اللہ سے، سیدنا شعبہ رحمہ اللہ اور سیدنا حفص رحمہ اللہ نے امام عاصم رحمہ اللہ سے، سیدنا ابوالحارث رحمہ اللہ اور سیدنا دوری علی رحمہ اللہ نے امام کسائی رحمہ اللہ سے۔ بعض رواۃ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی روایت امام سے واسطہ کے ساتھ نقل کی ہے۔ پھر ان میں سے کچھ نے ایک واسطہ سے، جیسے سیدنا دوری رحمہ اللہ اور سیدنا سوسی رحمہ اللہ میں سے ہر دو نے شیخ یزیدی رحمہ اللہ کے واسطے سے اپنے استاد ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سے اور سیدنا خلف رحمہ اللہ وسیدنا خلاد رحمہ اللہ نے امام حمزہ رحمہ اللہ سے ایک واسطہ یعنی سیدنا سلیم رحمہ اللہ کے ساتھ اپنی روایات کو اخذ کرکے آگے نقل کیا ہے۔ نیز بعض راوی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے شیخ سے ایک سے زائد واسطوں سے نقل کیا ہے، جیسے سیدنا بزی رحمہ اللہ اور سیدنا قنبل رحمہ اللہ نے امام مکی رحمہ اللہ سے، سیدنا ہشام رحمہ اللہ اور سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ نے امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ سے ایک سے زائد واسطوں سے نقل کیا ہے۔

❶ اِمام نافع رحمہ اللہ کی سند

یہ بات تو واضح ہے کہ امام نافع رحمہ اللہ کے دو راوی ہیں: ① سیدنا قالون رحمہ اللہ ② سیدنا ورش رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قالون رحمہ اللہ اور امام ورش رحمہ اللہ دونوں حضرات نے امام نافع رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ امام نافع رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک جماعت، جن میں ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ ، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج رحمہ اللہ ،شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ ، مسلم بن جندب رحمہ اللہ اور یزید بن رومان رحمہ اللہ زیادہ معروف ہیں، سے قراءت حاصل کی۔ امام ابوجعفر رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت حاصل کی۔

② امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہور راوی ہیں: ① سیدنا بزّی رحمہ اللہ ② سیدنا قنبل رحمہ اللہ

ذیل میں ہر ہر راوی کی مکی رحمہ اللہ تک سند درج ہے:

① **بزّی:** احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابوالقاسم بن نافع بن ابوبزہ بزی رحمہ اللہ نے عکرمہ بن سلیمان بن کثیر بن عامر مکی رحمہ اللہ سے ،انہوں نے شبل بن عباد رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ سے پڑھا۔

② **قنبل:** ابوعمر محمد بن عبدالرحمن بن خالد بن محمد بن سعید قنبل مخزومی رحمہ اللہ نے ابوالحسن احمد بن محمد بن عون قواس البکّار رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالاخریط رحمہ اللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ قسط رحمہ اللہ سے، انہوں نے شِبَل بن عباد رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ سے پڑھا۔

امام عبد اللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن جبیر رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت حاصل کی۔

③ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کی سند

ان کے دومشہور راوی ہیں: ① سیدنا دوری رحمہ اللہ ② سیدنا سوسی رحمہ اللہ

سیدنا دوری رحمہ اللہ اور سیدنا سوسی رحمہ اللہ دونوں نے امام یحییٰ بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ سے ، انہوں نے امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے، ان دونوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت حاصل کی۔

④ امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہور راوی ہیں: ① سیدنا ہشام رحمہ اللہ ② سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ

سیدنا ہشام بن عمار رحمہ اللہ اور سیدنا محمد بن احمد ابن ذکوان رحمہ اللہ دونوں نے ایوب بن تمیم تمیمی رحمہ اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن حارث ذماری رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عامر شامی رحمہ اللہ سے، انہوں نے مغیرہ بن ابوالہاشم مخزومی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ عمران رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت حاصل کی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن عامر رحمہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے براہ راست قراءت بھی حاصل کی ہے۔

⑤ امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دوراوی ہیں: ① سیدنا شعبہ رحمہ اللہ ② سیدنا حفص رحمہ اللہ

ابوبکر شعبہ بن عیاش اسدی رحمہ اللہ اور ابوعمر حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی رحمہ اللہ نے امام عاصم کوفی رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ سے، انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ،عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اوران تینوں حضرات نے آپ ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

❻ امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہورراوی ہیں: ① سیدنا خلف رحمہ اللہ ② سیدنا خلاد رحمہ اللہ

ابومحمد خلف بن ہشام رحمہ اللہ اور خلاد بن عیسیٰ رحمہ اللہ دونوں نے ابوعیسیٰ سلیم بن عیسیٰ بن سلیم بن عامر بن غالب بن سعید بن سلیم رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی، انہوں نے امام حمزہ بن عمارہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے سلیمان بن مہران رحمہ اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ سے ،انہوں نے عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ ،علقمہ رحمہ اللہ ، اسود رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ سے،انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے آنحضرت ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

❼ امام علی بن حمزہ کسائی کوفی رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہورراوی ہیں: ① سیدنا ابوالحارث رحمہ اللہ ② سیدنا دوری رحمہ اللہ

ابوعمر وحفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان ازدی دوری رحمہ اللہ اور ابوالحارث لیث بن خالد رحمہ اللہ دونوں نے امام کسائی رحمہ اللہ سے براہ راست قراءت حاصل کی، انہوں نے ابوعمارہ حمزہ بن حبیب زیات رحمہ اللہ سے، انہوں نے سلیمان بن مہران رحمہ اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابومریم زر بن حبیش رحمہ اللہ سے، انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوران دونوں حضرات نے آپ ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

❽ امام ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہورراوی ہیں: ① سیدنا ابن وردان رحمہ اللہ ② سیدنا ابن جماز رحمہ اللہ

ابوالحارث عیسیٰ بن وردان مدنی رحمہ اللہ اور ابوربیع سلمان ابن سالم بن جماز رحمہ اللہ دونوں نے امام ابوجعفر رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

❾ امام یعقوب بصری رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہورراوی ہیں: ① سیدنا رُویس رحمہ اللہ ② سیدنا رَوح رحمہ اللہ

ابوعبداللہ محمد بن متوکل لؤلؤی بصری المعروف رویس رحمہ اللہ اور ابوالحسن روح بن عبدالمومن ہذلی رحمہ اللہ نے امام یعقوب بن اسحاق بصری رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سے، انہوں نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ اورسعید بن جبیر رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

❿ امام خلف العاشر رحمہ اللہ کی سند

ان کے بھی دومشہورراوی ہیں: ① سیدنا اسحاق رحمہ اللہ ② سیدنا ادریس رحمہ اللہ

ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن عثمان بغدادی رحمہ اللہ اور ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حداد رحمہ اللہ نے امام خلف بن ہشام بزار رحمہ اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن سلیم رحمہ اللہ سے، انہوں نے حمزہ بن عمارہ بن اسماعیل رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے، انہوں نے منہال بن عمرو رحمہ اللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے آنحضرت ﷺ سے قراءت حاصل کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسانید کے ذکر کرنے کے بعد ہم دوسری طرف چلتے ہیں۔ وہ ہے سند عالی اور نازل کی معرفت، کیونکہ عالی سند کا حصول سنت ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کے قرب کے حصول کا بھی ذریعہ ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اصحاب حدیث نے عالی اور نازل سند کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

① ایسی سند صحیح جو ضعف سے محفوظ ہو، اور اس میں عدد کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ سے قرب ہو، یہ علو کی سب سے بہتر قسم ہے۔ موجودہ دور میں سند عالی کی اس قسم میں ۱۴ واسطے موجود ہیں۔اس کی نظیر قراءات میں، سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ کی امام ابن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یا ۱۵ واسطے موجود ہیں، قراءات میں اس کی مثال قراءت عاصم بروایت حفص اور قراءت یعقوب بروایت رویس ہیں۔

② محدثین کے ہاں علو کی دوسری قسم ائمہ حدیث میں سے کسی امام کی طرف قرب ہے، جیسے أعمش رحمہ اللہ، ھشیم رحمہ اللہ، ابن جریج رحمہ اللہ، اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ ہیں۔علم قراءات میں اس کی مثال امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت ہے، جس میں ان آئمہ تک ۱۲/واسطے ہیں۔

③ محدثین کے ہاں تیسری قسم ہے کتب ستہ میں سے کسی ایک کی روایت کرنے کی نسبت کا علو۔ وہ یوں کہ اگر ایک محدث کسی حدیث کو کتب ستہ کے طریق سے بیان کرتا ہے تو وہ نازل ہو اور اگر ان کے علاوہ کسی طریق سے بیان کرے تو وہ عالی ہو۔قراءات میں اس کی مثال کتبِ معروفہ: تیسیر اور شاطبیہ وغیرہ میں۔

موافقات، ابدال، مساوات اور مصافحات علو کی اس قسم کے قبیل سے ہیں:

موافقت: یہ ہے کہ اصحاب کتب میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی دوسرے طریق سے (جو نسبتاً کم واسطوں والا ہو) سے اس کے شیخ پر اکٹھا ہونا۔ صاحب کتاب اگر اسے اپنے طریق سے بیان کرتا، تو وہ سند عالی نہ بنتی۔ کبھی اس فن میں اس کی مثال نہیں بھی ملتی۔علم قراءات میں سیدنا بزی رحمہ اللہ نے جو مکی رحمہ اللہ سے بطریق ابن نبان بواسطہ ابوربیعہ روایت کیا ہے، اس کو حافظ ابن جزری رحمہ اللہ نے بواسطہ کتاب المفتاح از ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون رحمہ اللہ سے اور کتاب المصباح از ابوالکرم شہرزوری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں حضرات یعنی ابومنصور رحمہ اللہ اور شہرزوری رحمہ اللہ نے یہ قراءت عبدالسعید بن عتاب رحمہ اللہ سے پڑھی۔ امام جزری رحمہ اللہ کا ان دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریق کے مطابق نقل کرنا، اصول حدیث کی روشنی میں 'موافقت' کہلائے گا۔

بدل: یہ ہے کہ کسی مصنف کے استاد کے ایک یا زیادہ اساتذہ تک اس مصنف کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچنا جس میں واسطے کم ہوں۔ یہ صورت کبھی عالی نہیں ہوئی یا بالفاظ دیگر اس کی مثال نہیں ملی۔ یہاں ہم اس کی مثال میں امام ابوعمرو رحمہ اللہ کی قراءت، جو دوری رحمہ اللہ نے ابن مجاہد بواسطہ ابوالزعراء نقل کی، پیش کرتے ہیں۔

اس قراءت کو امام دانی رحمہ اللہ نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن جعفر بغدادی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوطاہر رحمہ اللہ سے بواسطہ ابن مجاہد نقل کیا ہے۔ اور کتاب المصباح سے اس طرح نقل کیا ہے کہ اس قراءت کو ابوالکرم رحمہ اللہ نے ابوالقاسم یحییٰ بن احمد البستی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالحسن حمامی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوطاہر رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ امام جزری رحمہ اللہ کا اس قراءت کو بطریق مصباح نقل کرنا امام دانی رحمہ اللہ کے استاد کے استاد کے لئے بدل کہلائے گا۔

مساوات: اکثر طور پر روایت کے رواۃ عدد میں برابر ہوں تو اسے مساوات کہتے ہیں، گویا کہ وہ راوی صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے ملے ہیں، اس سے مصافحہ کیا اور یہ روایت نقل کی ہے۔اس کی مثال امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت ہے، جسے امام شاطبی رحمہ اللہ نے ابوعبداللہ محمد بن علی نفری رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ بن غلام رحمہ اللہ سے، انہوں نے سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ وغیرہ سے، انہوں نے ابوعمرو دانی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالفتح فارس بن احمد رحمہ اللہ سے، انہوں نے عبدالباقی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالحسن بن بویان بن حسن رحمہ اللہ سے، انہوں ابراہیم بن عمر مقری رحمہ اللہ سے، انہوں نے أبو الحیض بن بویان رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوبکر بن اشعث رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوجعفر الربعی المعروف ابونشیط رحمہ اللہ سے، انہوں نے سیدنا قالون رحمہ اللہ سے اور انہوں نے امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

اسی قراءت کو امام جزری رحمہ اللہ نے ابوبکر خیاط رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابومحمد بغدادی رحمہ اللہ وغیرہ سے، انہوں نے صائغ رحمہ اللہ سے، انہوں نے کمال بن فارس رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالیمن کندی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد حریری رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوبکر خیاط رحمہ اللہ سے، انہوں نے غرضی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابن بویان رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ یہ امام ابن جزری رحمہ اللہ کے لئے مساوات ہے، کیونکہ ابن جزری رحمہ اللہ اور ابن بویان رحمہ اللہ کے مابین سات واسطے ہیں۔ امام شاطبی رحمہ اللہ اور امام جزری رحمہ اللہ کے مابین بھی اتنے ہی واسطے ہیں، تو جس نے امام جزری رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی، گویا اس نے امام شاطبی رحمہ اللہ سے مصافحہ کیا۔

باعتبار سند قراء کی تقسیم اور اس طرح کے دیگر مسائل

مذکورہ تقسیم تو علماء حدیث کے ہاں تھی۔ قراء کرام کے ہاں اسناد کی تقسیم، قراءات، روایت، طریق اور وجہ کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔

قراءت: اگر اختلاف ائمہ سبعہ یا عشرہ میں سے کسی ایک سے منقول ہو اور تمام طرق و روایات اس اختلاف کو نقل کرنے میں متفق ہوں، تو اسے اصطلاحاً 'قراءت' کہا جائے گا۔

روایت: اگر اختلاف کی نسبت امام کے راوی کی طرف ہو تو اسے 'روایت' کہا جائے گا۔

طریق: اگر اختلاف کی نسبت راوی کے شاگرد یا اس کے شاگردوں میں سے نیچے تک کسی ایک کی طرف منسوب ہو تو اسے 'طریق' کہا جائے گا۔

وجہ: اگر اختلاف کی نسبت شاگرد کے استاد کی طرف اس طرح ہو کہ وہ اختلاف اس کے لئے اختیاری ہو تو اسے 'وجہ' کہتے ہیں۔

علو کی چوتھی قسم: شیخ کی وفات کا اپنے ساتھی، جس سے راوی نے اخذ کیا ہے، مقدم ہونا۔ مثلاً تاج بن مکتوم رحمہ اللہ سے اخذ کرنا، ابوالمعالی بن اللّبان رحمہ اللہ سے اخذ کرنے میں اعلیٰ ہے، اور ابن اللبان رحمہ اللہ سے نقل کرنا برہان شامی رحمہ اللہ سے نقل کرنے سے اعلیٰ ہے، اگرچہ یہ تینوں ابوحیان رحمہ اللہ سے نقل میں برابر ہیں، لیکن پہلے کی وفات دوسرے سے اور دوسرے کی وفات تیسرے سے مقدم ہے۔

علو کی پانچویں قسم: علو شیخ کی موت کی وجہ سے ہو، نہ کہ کسی اور امر یا دوسرے استاد کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔ یہ علو کب حاصل ہوتا ہے؟ بعض محدثین کا خیال ہے کہ مسند کو علو کا یہ درجہ اس وقت حاصل ہوگا، جب اس سند سے روایت کرتے ہوئے شیخ کی موت کو پچاس برس بیت چکے ہوں۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق پچاس کے بجائے تیس سال گزر چکے ہوں۔ اس قول کی بناء پر ابن جزری رحمہ اللہ کے وہ شاگرد، جن کا تعلق ۸۶۳ھ سے ہے، کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کرنا عالی ہے، کیونکہ ابن جزری رحمہ اللہ آخری شخص ہیں، جن کی سند عالی ہے اور ۸۶۳ھ تک ان کی موت کو تین سال گزر چکے ہیں۔[الاتقان: ۲۰۷/۱ تا ۲۱۰، گیارہویں نوع، کچھ اختصار اور تصرف کے ساتھ]

قراء کی اسانید کے تسلسل کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے کہا ہے کہ قراءات توقیفی ہیں۔[البرھان للزرکشی: ۳۲۱/۱] علامہ ابن عبدالشکور رحمہ اللہ مسلم الثبوت میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسانید قراءات بالاجماع صحیح ہیں اور علماء بلکہ اُمت کے ہاں انہیں تلقّی بالقبول حاصل ہے۔ مزید لکھتے ہیں اگر ان اسانید کے معارض کوئی سند آجائے تو وہ ناقابل التفات ہے۔ قراء عشر کی اسانید صحیح ترین ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں امت کے ہاں شرف قبولیت بھی حاصل ہے۔'' [فواتح الرحموت: ۲/۱]

علماء نے قراءات کے توقیفی ہونے اور ان کے متعلق عدم تواتر والے شبہات کو دور کرنے کے لئے سندوں کا اہتمام کیا تھا۔ جو بھی قراءات کے معاملہ میں تتبع اور تحقیق کرے گا، اس پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ قراء کرام اپنی قراءات کی نسبت صحت سند کی بنیاد پر آپ ﷺ کی طرف کرتے ہیں۔

اَسانید قراءاتِ عشرہ کا تواتر

جو قرآن کریم آپ ﷺ نے صحابہ کو سنایا وہی سکھایا آسمانوں سے نازل ہوا تھا اور اسی کی تبلیغ کا حکم دیا، جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تمہیں میری طرف سے ایک آیت بھی پہنچے تو اس کو آگے پہنچاؤ۔ ہاں بنی اسرائیل سے نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ بات بھی یاد رکھو کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔'' [صحیح البخاري: ۳۴۶۲]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''اس کا مطلب ہے کہ اگر تمہارے پاس صرف ایک ہی روایت کا علم ہو تو تمہاری ذمہ داری بنتی ہے کہ اسے آگے پہنچاؤ۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے اسی حکم کو بجالاتے ہوئے قرآن مجید کو لوگوں تک بلاکم وکاست پہنچایا۔ اس لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ صحابہ تک جو بات آپ ﷺ کی پہنچی انہوں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس بات کو ہماری طرف نقل کردیا۔'' [فضائل القرآن: ۱۹]

صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ سے نہ صرف قرآن مجید حاصل کیا بلکہ ان میں سے ایک جماعت نے اس میں مہارت تامہ بھی حاصل کی اور وہ قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے تھے۔ آپ ﷺ انہی لوگوں کو قرآن کی تعلیم کے لئے مختلف اَطراف میں روانہ فرمایا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو آپ ﷺ کے زمانہ میں 'القراء' کہا جاتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اپنے دشمنوں کے خلاف مدد مانگی تو آپ ﷺ نے ستر (۷۰) انصار صحابہ کرام، جنہیں آپ ﷺ کے زمانہ میں 'قراء' کہا جاتا تھا، کو ان کے ساتھ روانہ کردیا۔ یہ قراء صحابہ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے تھے اور رات کو نماز میں مشغول رہا کرتے تھے۔

عہد نبی میں بہت سارے صحابہ کرام ؓ نے قرآن مجید حفظ کیا ہوا تھا، جن میں سے بعض تک قراءات کی اَسانید بھی پہنچتی ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جن صحابہ نے قرآن مجید حفظ کر کے آپ کو سنایا ان میں سے مندرجہ ذیل صحابہ کرام زیادہ معروف ہیں:
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۵ھ)، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (متوفی ۴۰ھ)، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۲ھ)، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۲ھ)، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (متوفی ۴۵ھ)، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (متوفی ۵۰ھ)، ابودرداء رضی اللہ عنہ (خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر میں انہوں نے وفات پائی)۔ یہ تو وہ صحابہ کرامؓ ہیں، جن کے متعلق ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حیاۃ رسول میں ہی قرآن کریم حفظ کیا اور یاد کرکے آپ کو سنایا۔ یہی وہ مکرم ہستیاں ہیں جن کے گرد ائمہ عشرہ کی اَسانید قراءات گھومتی ہیں۔ [الإعلام: ۳۲۶/۵] ان کے علاوہ بھی دیگر صحابہ کرام نے قرآن مجید یاد کیا تھا۔ ان میں سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۸ھ) ابوزید رضی اللہ عنہ، سالم مولی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (المتوفی ۷۳ھ) اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ قابل ذکر ہیں، لیکن ان کی قراءات ہم تک نہیں پہنچیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کے ساتھ ساتھ زبانی بھی یاد کر رکھا تھا۔‘‘
[معرفة القراء الکبار: ۲۴ تا ۴۲، کچھ تصرف واختصار کے ساتھ]

حفظ قرآن کا خاصہ ہے کہ اس کے ساتھ اللہ نے قرآن کو ماقبل کتب سے ممتاز کیا، جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۸ھ) نے فرمایا ہے:
’’نقل قرآن میں اصل اعتماد حفظ پر ہے، نہ کہ مصاحف پر، جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں بھی ہے:
’’میرے رب نے مجھے کہا: تجھ پر ایسی کتاب نازل کی گئی ہے جسے پانی بھی نہیں مٹا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سوتے جاگتے تلاوت کرتے ہیں۔‘‘ [صحیح مسلم: ۲۸۶۵]
اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اپنی حفاظت میں ایسی کتابت صحائف کا محتاج نہیں ہے، جس کتابت کو پانی کے ساتھ مٹایا جاسکے، بلکہ صحابہ کرام نے ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کی، جیسا کہ اُمت محمدیہ کے وصف کو بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ یعنی ان کی اَناجیل (قرآنی سورتیں) ان کے سینوں میں محفوظ ہیں، برخلاف اہل کتاب کے کہ ان کی کتب کی حفاظت کا واحد ذریعہ صرف کتابت تھا، وہ صرف دیکھ کر تلاوت کرسکتے تھے، زبانی تلاوت پر انہیں قدرت حاصل نہ تھی۔‘‘
[مجموع الفتاوی: ۴۰۰/۱۳]

حفظ قرآن مجید کے ضمن میں صرف تلاوت یا زبانی یاد کرنے پر ہی اکتفاء نہ کیا گیا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی کتابت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ تو یہ دونوں صورتیں (حفاظت کے حوالہ) سے ایک دوسرے کو تقویت بخشتی ہیں۔ جب ایک صورت میں غلطی کا اندیشہ ہوتا ہے تو دوسری صورت اس کی تصحیح کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتاری جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین کو سنانے کے ساتھ ساتھ فی الفور کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر وہ وحی لکھوا دیا کرتے تھے۔ [مدخل إلی علم القرآن الکریم: ص۳۴]

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
’’اس کتاب کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے۔ اس نے ایسے ثقہ ائمہ کو اس کام پر مامور کیا، جنہوں نے اس کی تصحیح کی انتہاء کے حصول کی خاطر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں۔ انہوں نے قرآن مجید کو حرف بحرف آپ سے نقل کیا۔ ان لوگوں نے نہ تو کسی حذف واثبات اور حرکت وسکون کو چھوڑا اور نہ ہی انہیں کسی شک وشبہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے بعض نے مکمل بعض نے اکثر اور متعدد نے قرآن کا بعض حصہ آپؐ کی زندگی میں ہی یاد کرلیا تھا۔‘‘ [النشر فی القراءات العشر: ۶/۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرامؓ کے جم غفیر نے آپؐ کے دور میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا۔ان میں سے چند صحابہ کرام کے اسماء یہ ہیں:

''خلفاء راشدین، سالم مولی ابوحذیفہ، ابن مسعود، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن زبیر، ابن عمر، ابن عمرو بن عاص، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم ۔اسی طرح انصار میں سے ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابودرداء اور ابوزید رضی اللہ عنہم حافظ قرآن تھے۔حقیقت یہی ہے کہ آپؐ کے دور میں کثیر تعداد میں صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید حفظ کرلیا تھا اور یہ بات بھی منقول ہے کہ واقعۂ بئر معونہ میں شہید ہونے والے ستر (۷۰) صحابہ کرام سب کے سب حفاظ اور قراء قرآن تھے۔[الاتقان]

حفظ قرآن صرف مرد صحابہ کرامؓ کا خاصہ نہ تھا، بلکہ اس میدان میں صحابیات بھی پیچھے نہ تھیں، چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کئی صحابیات نے بھی یہ میدان سر کیا۔حفظ صحابیات کے ضمن میں ابن سعد رحمہ اللہ نے 'طبقات' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ آپ اُم ورقہ بنت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہا، جو کہ حافظ قرآن تھیں، کے پاس جاتے تھے۔آپ ﷺ نے انہیں 'شہیدہ' کا لقب عطا فرمایا۔جب آپ ﷺ نے غزوہ بدر کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے بھی ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی تاکہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی نگرانی کریں اور انہوں نے آپ ﷺ سے یوں عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی ساتھ لے چلیں، ہوسکتا ہے اللہ مجھے شہادت سے سرفراز کرے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ آپ کو شہادت کے درجہ پر فائز فرمائیں گے، اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ اپنی اہل خانہ (خواتین) کی امامت کروائیں اور آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک مؤذن مقرر فرما دیا۔ان کا ایک غلام اور لونڈی تھی، جنہیں انہوں نے مدبر بنا رکھا تھا۔خلافت عمر میں غلام اور لونڈی نے ان کو دبوچ لیا، حتیٰ کہ قتل کردیا، جب عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے قتل کی اطلاع ملی، تو فرمانے لگے، سچ فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے آپؐ ہم سے کہا کرتے تھے چلو بھئی شہیدہ کی ملاقات کے لئے چلتے ہیں۔آپ ﷺ نے ایک مسلمہ حافظہ کو کس قدر عزت سے نوازا کہ آپ ﷺ خود ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔'' [الاتقان:۱/۷۱]

جب آپ ﷺ فوت ہوئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حالات نے گھمبیر شکل اختیار کرلی۔مرتدین سے لڑائیاں عروج پر تھیں، جس کے سبب قراء صحابہ کرام بکثرت شہید ہونے لگے۔قراء کی بکثرت شہادت کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطرہ محسوس کیا کہ کہیں قرآن ضائع نہ ہوجائے۔انہوں نے اس خطرہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ فرمایا اور قرآن مجید کو ایک صحیفے میں جمع کرنے کا مشورہ دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ مصحف جمع کیا گیا اور تاحیات ان کے پاس رہا۔ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی وفات کے بعد یہی مصحف حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی تحویل میں چلا گیا۔خلافت عثمانیہ میں جب سلطنت اِسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوا تو صحابہ کرامؓ اطراف عالم میں پھیل گئے، تاکہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں۔چنانچہ ۲۴ھ کے شروع یا اواخر کی بات ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آذربائیجان کے علاقہ آرمینیہ میں ایک جنگ میں شریک ہوئے، وہاں انہیں اس وقت خطرناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑا، جب انہوں نے لوگوں کو قرآن کے بارہ میں اختلاف کرتے دیکھا۔اختلاف یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ میری قراءت تیری قراءت سے بہتر ہے۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ معاملہ کی نزاکت کو بھانپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے سیدھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اس اختلاف کا سدباب کیا جائے اس سے پہلے کہ یہ اختلاف یہود ونصاریٰ کے افتراق کی طرح پھیل جائے۔ آنجناب رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں بارہ ہزار صحابہ سے مشورہ کیا۔ آپ نے چار مہاجر کاتبین، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی اور انہیں حکم دیا کہ وہ بڑے بڑے اسلامی شہروں کی تعداد کے مطابق قرآن مجید کے نسخے تیار کریں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی تعداد چار تھی، جیسا کہ امام حمزہ زیات رحمہ اللہ اور امام دانی رحمہ اللہ کا مؤقف ہے۔ [المقنع:۱۹] بعض نے کہا پانچ تھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التوفی ۸۵۲ھ) اور امام سیوطی رحمہ اللہ (التوفی ۹۱۱ھ) کا یہی مؤقف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد چھ تھی۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق سات تھی، جبکہ امام جزری رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق مصاحف کی تعداد آٹھ تھی۔ [کتاب المصاحف:۴۳]

بصرہ، کوفہ، شام، یمن، مکہ اور بحرین کی جانب ایک ایک مصحف روانہ کیا گیا۔ ایک مصحف مدینہ میں رکھا گیا اور ایک مصحف، جسے امام کہا جاتا ہے حضرت عثمان نے اپنے لئے خاص کر رکھا تھا۔ اسی طرح طبقہ صحابہ کے بعد بے شمار تابعین عظام نے قرآن مجید اور قراءات کی تعلیم حاصل کی۔

تابعی قراءکرام رحمہم اللہ

ہر شہر والے اپنے اپنے مصحف کے مطابق صحابہ کرام سے سیکھ کر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔ ان کے بعد تابعین عظام نے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینا شروع کی۔ صحابہ کے شاگرد بکثرت ہوئے اور مختلف دیار وامصار میں پھیل گئے۔ [جمال القراء:۲/۴۲۵، النشر:۱/۸]

مدینہ کے معروف قراء تابعین

- سعید بن مسیّب رحمہ اللہ (التوفی بعد از ۹۰ھ)
- عروہ بن زبیر رحمہ اللہ (التوفی ۹۴ھ)
- سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ (التوفی ۱۰۶ھ)
- ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (التوفی ۱۲۴ھ)
- عبدالرحمٰن بن ہرمز المعروف اعرج رحمہ اللہ (التوفی ۱۱۷ھ)

مکہ کے معروف قراء تابعین

- عبداللہ بن عمیر اللیثی رحمہ اللہ (التوفی ۱۱۳ھ)
- عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (التوفی ۱۱۴ھ)
- طاؤس رحمہ اللہ (التوفی ۱۰۶ھ)
- ابن عباس کے غلام عکرمہ رحمہ اللہ (التوفی ۱۰۵ھ)
- عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ (التوفی ۱۱۷ھ)

کوفہ کے معروف قراء تابعین

- علقمہ بن قیس رحمہ اللہ (التوفی بعد از ۷۰ھ)
- اسود بن یزید رحمہ اللہ (التوفی ۷۵ھ)
- مسروق بن اجدع رحمہ اللہ (التوفی ۶۳ھ)
- عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ (التوفی ۷۲ھ)
- عمر بن شرجیل رحمہ اللہ (التوفی ۶۳ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصرہ کے معروف قراء تابعین

- عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ (المتوفی ۹۳ھ)
- ابو العالیہ الریاحی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۳ھ)
- ابورجاء العطاردی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۵ھ)
- نصر بن عاصم اللیثی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۰ھ)
- یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ (المتوفی قبل از ۹۰ھ)

شام کے معروف قراء تابعین

مغیرہ بن ابوشہاب المخزومی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱ھ) خلید بن سعد۔

تبع تابعین میں سے قراء کرام رحمہم اللہ

ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ مذکورہ لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

’’ان کے جانشین حامل قرآن لوگوں میں ان جیسی ہمت اور طاقت نہ تھی۔ انہوں نے صرف قراءات کو اپنا مرکز ومحور بنا کر تمام تر توجہ قراءات میں صرف کی۔ لوگ ان سے قراءات نقل کرنے لگے، حتی کہ وہ اس فن کے امام ومقتدا بن گئے۔ چنانچہ مدینہ میں درج ذیل حضرات پر قراءات کی بنیاد منتہی ہوئی:

- ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۰)
- شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۰ یا ۱۶۰ھ)
- نافع بن ابی نعیم رحمہ اللہ (المتوفی ۱۶۰ھ یا ۱۷۰ھ)

مکہ مکرمہ میں درج ذیل حضرات پر قراءات کی بنیاد منتہی ہوئی:

- عبداللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۰ھ)
- حمید بن قیس الاعرج رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۰ھ)
- محمد بن محیصن رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۳ھ)

کوفہ میں درج ذیل حضرات پر قراءات کی بنیاد منتہی ہوئی:

- یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۳ھ)
- عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۷ھ)
- سلیمان بن اعمش رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۸ھ)
- حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ (المتوفی ۱۵۶ھ)
- علی کسائی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۹ھ)

بصرہ میں درج ذیل حضرات پر قراءات کی بنیاد منتہی ہوئی:

- عبداللہ بن ابواسحاق حضرمی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۷ھ)
- عیسیٰ بن عمر ثقفی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۹ھ)
- ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ (المتوفی ۱۵۴ھ)
- عاصم جحدری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۰ھ)
- یعقوب حضرمی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۵ھ)

شام میں درج ذیل حضرات پر قراءات کی بنیاد منتہی ہوئی:

- عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۸ھ)
- عطیہ بن قیس الکلابی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۱ھ)
- یحییٰ بن حارث ذماری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۵ھ)
- شریح بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۳ھ)‘‘

[جمال القراء:۴۲۸/۲ نقلا عن کتاب القراءات لابی عبید]

صحابہ کرام، تابعین عظام اور حضرات تبع تابعین میں سے بعض دیگر شیوخ قراءات کا تذکرہ

امام ابوعبید قاسم بن سلامی رحمہ اللہ ان معلّمین قراءات کے مبارک ناموں میں کچھ نئے نام بھی لائے ہیں۔ وہ اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب، کتاب القراء ات میں قراء صحابہ و تابعین کے نام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مہاجرین میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت سعد، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت سالم، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت معاویہ، حضرت عبداللہ بن سائب، اُمہات المؤمنین میں سے حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت اُم سلمہ، اور انصار میں سے حضرت ابی، حضرت معاذ، حضرت ابوالدرداء، حضرت انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وجوہ قراءات منقول ہیں۔ اسی گروہ میں سے حضرت عیاش رضی اللہ عنہ اور آپ کے فرزند حضرت ابوالحارث عبداللہ بن عیاش قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع لیثی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

ان میں سے اکثر حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست اور بعض نے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے قرآن پڑھا تھا اور تمام جماعت روزانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتی رہتی تھی۔ اس برگزیدہ جماعت نے ہر حرکت و اسکان اورحذف و اثبات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ضبط کیا تھا اور جس طرح پڑھا تھا اسی طرح تابعین کو پڑھا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن پڑھانے والے تابعین عظام ہیں، جو اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں موجود تھے۔ ان میں سے پانچوں اسلامی مرکزوں میں حسب ذیل حضرات خصوصیت کے ساتھ قراءات کے معلم تھے۔

مدینہ طیبہ میں حضرت امام زین العابدین، سیّدالتابعین حضرت سعید بن المسیّب، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عطاء بن یسار، حضرت معاذ بن الحارث معروف معروف بمعاذ قاری، حضرت امام محمد باقر، حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت محمد بن شہاب الزہری، حضرت مسلم بن جندب ہذلی، حضرت زید بن اسلم، حضرت یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات، حضرت عکرمہ بربری مولی حضرت ابن عباس، حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

مکہ معظّمہ میں حضرت عبید بن عمیر، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد جبیر، حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت درباس رحمۃ اللہ علیہم مولی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

کوفہ میں حضرت علقمہ بن قیس، حضرت اسود بن یزید، حضرت عبیدہ بن عمرو، حضرت عمرو بن شرجیل، حضرت مسروق بن اجدع، حضرت عاصم بن ضمرہ سلولی، حضرت زید بن وہب، حضرت حارث بن قیس، حضرت حارث بن عبداللہ الاعور ہمدانی، حضرت ربیع بن خثیم، حضرت عمرو بن میمون، حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی، حضرت زر بن حبیش، حضرت سعد بن الیاس، حضرت عبید بن نضیلہ، حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت سعید جبیر والبی، حضرت ابراہیم بن یزید بن قیس، حصرت عامر شعبی، حضرت حمران بن اعین، حضرت ابواسحٰق سبیعی، حضرت طلحہ بن مصرف، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت منصور بن معتمر بن مقسم ضبی ضریر، حضرت زائدہ بن قدامہ، حضرت منہال بن عمرو اسدی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

بصرہ میں حضرت عامر بن عبدقیس، حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابوالرجاء، حضرت نصر ابن عاصم، حضرت قتادہ، حضرت ابوالاسود دولی، حضرت عطان بن عبداللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

دمشق میں حضرت مغیرہ بن ابی شہاب رحمہ اللہ اور حضرت خلید بن سعد رحمہ اللہ وغیرہ۔

ان میں سے بعض نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے براہ راست اور بعض نے تابعین کے واسطہ سے قرآن پڑھا تھا اور ہر حرف کو ضبط کیا تھا پھر بعض نے اپنا تمام وقت اور بعض نے اکثر اور بعض نے ایک حصہ خدمت قرآن کے لئے وقف کر رکھا تھا۔'' [کتاب القراء ات لإبی عبید]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اختیار ائمہ قراءات

امام جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) فرماتے ہیں:

''پھران مذکورین کے بعد بکثرت قراء کرام پیدا ہوئے جو مختلف شہروں اور علاقوں میں پھیل گئے، پھران کے جانشین نسل درنسل چلتے رہے، جن کے طبقات کو جانا گیا تو ان کی صفات مختلف ٹھہریں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو روایت ودرایت کے اعتبار سے مشہور ومتقن (پختہ) ثابت ہوئے اور کچھ متوسط درجہ کے لوگ تھے، جن میں ان (پہلوؤں) کی سی صفات کا فقدان تھا، جس کی وجہ سے ان کے مابین بکثرت اختلاف رونما ہوا ضبط ومہارت میں کمی واقع ہوئی۔ قریب تھا کہ حق وباطل خلط ملط ہو جائیں تو علماء کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی، جنہوں نے زبردست کوشش کرکے حق کو واضح کیا۔ انہوں نے نہ صرف حروف وقراءات کو جمع کیا، بلکہ وجوہ وروایات (جن پر قراءات کا مدار تھا) کی نسبتوں کی بھی وضاحت فرمائی۔ انہوں نے ایسے اصول وارکان وضع کئے جن کی بنا پر انہوں نے صحیح، مشہور اور شاذ روایات کو الگ الگ کردیا۔'' [النشر:۹/۱]

انہیں تابعین اور تبع تابعین میں سے وہ حضرات ہیں، جنہوں نے سب کچھ چھوڑ کر اپنے آپ کو خدمت قرآن کے لئے وقف کردیا۔ حصول قراءات اور ان کے ضبط وحفظ میں انتہائی جدوجہد کی حتیٰ کہ مقتدائے روزگار ائمہ بن گئے۔ ان میں سے بعض نے کئی کئی صحابہ کرامؓ سے اور بعض نے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سے اور بعض نے صرف تابعینؒ سے اور بعض نے تابعین اور تبع تابعینؒ سے قرآن پڑھا۔ ان ائمہ میں سے ہر ایک نے اپنے اساتذہ کی تعلیم کردہ وجوہ قراءات میں سے عربیت میں اقویٰ اور موافق رسم وجوہ سے اپنے لئے جدا جدا قراءات اختیار کرلیں اور عمر بھر انہی کو پڑھتے پڑھاتے رہے۔ تمام مفسرین ومحدثین اور جملہ فقہاء ومجتہدین ان کی اختیار کردہ قراءتوں کو بلا عذر قبول کرتے تھے اور مذکورہ بالا اسلامی مرکزوں میں سے کوئی شخص ان کے ایک حرف کا بھی انکار نہیں کرتا تھا بلکہ دوسری صدی سے دنیائے اسلام میں وہی پڑھی اور پڑھائی جانے لگیں۔ اسلامی ممالک کے بعید ترین علاقوں سے اور ہر شہر وقصبہ سے طلباء سفر کرکے ان سے پڑھنے آتے تھے اور ان قراءتوں کو ان کے نام سے منسوب کرتے تھے جو آج تک انہی کے نام سے معنون چلی آتی ہیں۔ ان صاحب اختیار حضرات میں سے مختلف علاقوں میں درج ذیل اشخاص نمایاں ہوکر سامنے آئے:

مدینہ منورہ میں امام ابوجعفر یزید بن القعقاع قاری رحمہ اللہ، امام شیبہ بن النصاح قاضی رحمہ اللہ اور ان کے بعد امام نافع بن عبدالرحمن رحمہ اللہ تھے۔

مکہ معظّمہ میں امام عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ، امام حمید بن قیس الاعرج رحمہ اللہ اور امام محمد بن عبدالرحمن بن محیصن سہمی رحمہ اللہ نمایاں شخصیتیں تھیں۔

کوفہ میں امام یحییٰ بن وثاب اسدی رحمہ اللہ، امام عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ، امام سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ اور ان کے بعد امام حمزہ بن حبیب الزیات رحمہ اللہ، پھر امام ابوالحسن علی الکسائی رحمہ اللہ، پھر امام خلف بن ہشام رحمہ اللہ نمایاں تھے۔

بصرہ میں امام عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی رحمہ اللہ، امام عیسیٰ بن عمرو ہمدانی ضریر رحمہ اللہ، امام ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ اور ان کے بعد امام عاصم بن حجاج جحدری رحمہ اللہ تھے اور پھر امام یعقوب بن اسحٰق حضرمی رحمہ اللہ تھے۔

دمشق میں امام عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ، امام عطیہ بن قیس کلابی رحمہ اللہ، امام اسماعیل بن عبداللہ بن مہاجر رحمہ اللہ اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد امام یحییٰ بن حارث ذماری رحمہ اللہ اور امام شریح بن زید حضرمی رحمہ اللہ مشہور صاحب اختیار ائمہ تھے۔

اختیار قراءات کا یہ سلسلہ بے حد وسیع تھا جو صدیوں جاری رہا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے صاحب اختیار ائمہ پیدا ہوئے۔ امام ابو محمد مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''کتابوں میں ان ستر صاحب اختیار ائمہ کی قراءات مذکور ہیں جو قراء سبعہ سے مقدم تھے۔'' اس سے قیاس کریں کہ ان کے ہم مرتبہ اور ان سے کم اور کم تر کتنے ائمہ ہوں گے۔ ائمہ کے تلامذہ اور رواۃ ان گنت تھے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی جانشین ایک قوم بنی جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی مصنف کی یہ طاقت ہے کہ ان کا پورا شمار کر سکے۔'' [النشر:۱/۳۷]

کلام مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ قراء عشرہ کی تمام اسناد میں تواتر موجود نہیں ہے، بلکہ بعض اخبار آحاد بھی ہیں، لیکن صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین کے دور میں قراءت پڑھنے پڑھانے والوں کی اتنی کثیر تعداد موجود تھی جو قراءات کے تواتر کے لئے کافی ہے۔ گویا کہ تمام قراءات قرآنیہ کے ہر طبقہ میں تواتر موجود ہے۔

کیا علم قراءات خبر واحد کے قبیل سے ہے؟

اعتراض: بعض حضرات کا یہ فرمانا کہ علم قراءات خبر واحد کے قبیل سے ہے لہٰذا اس میں تواتر نہیں ہے۔

جواب: اس سلسلہ میں ہم محقق فن علامہ ابن جزری رحمہ اللہ کے اس جواب پر ہی اکتفا کریں گے جو انہوں اس ضمن میں تفصیلا اپنی کتاب منجد المقرئین ومرشد الطالبین میں پیش فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس اعتراض کو میں نے اپنے شیخ شمس الدین محمد بن احمد خطیب یبرود شافعی رحمہ اللہ، جو اپنے زمانہ کے یگانۂ روزگار امام تھے، کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا:

''اعتراض کرنے والے حضرات نے قراءات کی تخریج کو احادیث کی تخریج کی طرح سمجھ لیا اور یہ خیال کرلیا کہ جس طرح احادیث میں جب کسی حدیث کا مدار ایک ناقل پر ہو، تو اس کو خبر واحد کہتے ہیں اور ان کے خیال کے مطابق اسی طرح قراءات میں بھی جب کسی قراءت و روایت کی نسبت ایک ہی امام کی طرف ہو تو اس کو بھی خبر واحد ہی کہیں گے، نا کہ متواتر! اور ان حضرات پر یہ بات مخفی رہی کہ خاص اُس ایک امام کی طرف قراءات و روایت کی نسبت فقط اصطلاح وعرف کی بناء پر ہے، ورنہ ہر زمانہ میں پورے شہر والے اس قراءات وروایت کو پڑھتے پڑھاتے، جس کو انہوں نے جماعت در جماعت پہلے لوگوں سے حاصل کیا تھا اور اگر اس قراءت و روایت کا ناقل ایک ہی ہوتا اور دوسرے اہل شہر میں اس کا چرچا و شہرہ اور رواج نہ ہوتا تو اس پر کوئی بھی اس ایک امام کی موافقت نہ کرتا۔ سب کے سب اس قراءت و روایت سے بچتے اور دوسرے کو بھی اس سے بچنے کا حکم کردیتے، حالانکہ ایسا نہیں۔''

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں شیخ نے سچ فرمایا، چنانچہ مندرجہ ذیل اقوال وارشادات اس کی صداقت کی واضح دلیل ہیں:

① ابن مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے قنبل رحمہ اللہ نے بتایا کہ ۲۳۷ھ میں مجھ سے قواس رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اِس آدمی یعنی بزی رحمہ اللہ سے ملو اور ان سے کہو کہ یہ حرف یعنی وما ھو بمیت (مخفف) ہماری قراءت میں سے نہیں ہے اور روایت کی رو سے میِّت کا وہی لفظ تخفیف یاء سے پڑھا جاتا ہے، جو مصداق کی رُو سے مرچکا ہو اور جو ابھی مرا نہ ہو وہ مشدد ہی ہے۔ پس میں سیدنا بزی رحمہ اللہ سے ملا اور انہیں اس بات کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا: قد رجعت عنه یعنی میں نے اس سے رجوع کرلیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ محمد بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سے ملا اور ان سے کہا:

''آپ فيومئذ لا يُعَذِّب عذابه أحد ولا يوثِق و ثاقه أحد کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''لا يعذب ولا يوثق'' کسرہ سے۔ اس شخص نے کہا آنحضرت ﷺ تو «لا يعذَّب ولا يوثَق» فتحہ سے پڑھتے تھے، پھر آپ کسرہ کیوں پڑھتے ہیں؟ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

''لو سمعت الرجل الذی قال سمعت النبی ﷺ ما أخذته عنه ودری ما ذاك لأنی أنهم الواحد الشاذ إذا كان علی خلاف ما جاء ت به العامة''

''یعنی میں اگر خود بھی کسی سے کوئی ایسی قراءت سن لوں جس کو اس نے آنحضرت ﷺ سے بلاواسطہ سنا ہو اور وہ قراءت عام و متواتر قراءت کے خلاف ہو۔ تب بھی اس شخص سے اس قراءت کو اخذ نہیں کروں گا کیونکہ میں کسی واحد شاذ روایت کو متہم جانتا ہوں جب کہ وہ اکثر ناقلین کی روایت کے خلاف ہو۔''

شیخ ابوالحسن سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

''فتحہ والی قراءت بھی تواتر سے ثابت ہے۔''

علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ سچ فرمایا کیونکہ یہ امام کسائی رحمہ اللہ اور امام یعقوب رحمہ اللہ کی بھی قراءت ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک روایت ایک قوم کے یہاں تو متواتر ہوتی ہے اور دوسری جماعت کی رائے پر غیر متواتر اور امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ نے فتحہ والی قراءت کا انکار اسی بنا پر کیا ہے کہ وہ آپ کو تواتر کے طریق پر نہیں پہنچی تھی۔''

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ مزید فرماتے کہ

''میں کہتا ہوں کہ متقدمین حضرات کی یہی عادت تھی کہ جو قراءت ان کے یہاں بطریق تواتر ثابت نہیں ہوتی تھی اس کا انکار فرما دیتے تھے اور خاص خاص قراء و رواۃ کی طرف منسوب ہونے کے باوجود قراءات و روایات متواتر اس بنا پر ہیں کہ ان قراء کی تعیین و تخصیص لازم نہیں، بلکہ اگر ان کے بجائے دوسرے قراء معین و مخصوص کر لئے جائیں تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں اور خاص ان قراء کی تعیین کا سبب یہ ہے کہ یہ نسبت دوسرے لوگوں کے یہ حضرات قراءات کے پڑھنے پڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے یا یہ کہ یہ حضرات تعیین و انتخاب کا کام سرانجام دینے والے لوگوں کے مشائخ و اساتذہ ہیں۔ اسی بناء پر انہوں نے اپنے اساتذہ ہی کو خاص کر لیا، یہی وجہ ہے کہ اسلاف و متقدمین میں سے کئی حضرات نے قراءت و روایت کے خاص ایک امام کی طرف منسوب کرنے کو مکروہ جانا ہے، چنانچہ ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ متقدمین 'فلاں کی سند'، 'فلاں کی قراءت' کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔''

علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''میں کہتا ہوں کہ یہ اسی بات سے اندیشہ کرنے کی بنا پر تھا کہ ابوشامہ رحمہ اللہ کی طرح کوئی شخص یہ وہم نہ کر لے کہ قراءت جب ایک خاص شخص کی طرف منسوب ہو تو 'آحاد' کے قبیل سے ہوتی ہے اور یہ لوگ اس بات سے ناواقف ہیں کہ ان قراء میں سے ہر ہر قاری کی طرف جو جو قراءت منسوب ہے۔ اس کی تلاوت کرنے والے ہمارے اس زمانہ کی بہ نسبت خود اس قاری کے اور اسی طرح اس سے پہلے کے زمانہ میں کئی گنا زیادہ تھے۔ اگر ہر ہر قراءت متواتر نہ ہو تو لازم آئے گا کہ قرآن کا بعض حصہ غیر متواتر ہو۔ اس لئے کہ ہم قرآن مجید میں بہت سے حروف و کلمات ایسے پاتے ہیں کہ ان میں قراء کا اختلاف ہے، اس طرح کہ ان قراء کرام میں سے ہر ایک کی قراءت دوسرے قاری کی قراءت سے مختلف اور جدا ہے، مثلاً أَرْجِهْ (شعبہ بالخلف، حفص، حمزہ)، أَرْجِهِ (ورش، کسائی، خلف، ابن جماز، ابن وردان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالخلف)، أَرْجِهِ (قالون، ابن وردان کی وجہ ثانی)، أَرْجِئْهُ (مکی، ہشام بالخلاف)، أَرْجِئْهُ (ابوعمرو، یعقوب، ہشاما اور شعبہ دونوں کی دو وجہ ثانی) أَرْجِئْهِ (ابن ذکوان)۔ اسی طرح مٰلِكِ (عاصم کسائی، خلف، یعقوب)، مَلِكِ (نافع، ابوجعفر، مکی، ابوعمرو، شامی، حمزہ) اور وَمَا يَخْدِعُوْنَ (نافع، ابن کثیر، ابوعمرو)، وَما يَخْدَعُوْنَ (شامی، عاصم، حمزہ، خلف، ابوجعفر، یعقوب) وغیرہ وغیرہ۔

پس مندرجہ بالا قول کی رُو سے ان میں سے کوئی قراءت بھی متواتر نہیں اور اس کی خرابی ظاہر ہے، کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ قرآن کا بہت سا حصہ غیر متواتر ہو، اس لئے کہ دو یا تین سے تواتر ثابت نہیں ہوتا اور یہ صحیح نہیں۔''

چنانچہ امام جعبری رحمہ اللہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں:

''اس کلمہ کی اختلافی وجوہ میں سے ہر ہر وجہ اسی طرح متواتر ہے، مگر یہ وجوہ اس کلمہ کے اجزاء میں سے بعض ہیں نہ کہ کل، کیونکہ کل تو پورا کلمہ ہے نہ کہ محض یہ وجوہ۔''

امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''پس اس سے اس شخص کے قول کا فساد ظاہر ہوگیا جو یہ کہتا ہے کہ اختلافی کلمات تو متواتر ہیں لیکن اس کی اختلافی وجوہ متواتر نہیں، اور اس قول کے فساد کی وجہ یہ ہے کہ اختلافی کلمہ انہی اختلافی وجوہ کے مجموعہ کا نام ہے، ان سے الگ اور مستقل کوئی چیز نہیں۔ لہٰذا جب آپ الصراط پڑھتے ہیں تو اس کا تلفظ صاد یا سین یا اشمام بالزای یا ان تین میں سے کسی ایک وجہ کے مطابق کرتے ہیں، ان سے الگ اور جدا اس کلمہ کا کوئی اور مزید تلفظ نہیں کرسکتے۔ پس ان وجوہ کے عدم تواتر سے خود اس کلمہ کا عدم تواتر لازم آئے گا، جو باطل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جعبری رحمہ اللہ کا مقصود ابوشامہ رحمہ اللہ کے قول کا رد ہے۔ واللہ اعلم''

③ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ امام مالک رحمہ اللہ سے تو یہ روایت بیان کی ہے کہ بسم اللہ قرآن کا جزو نہیں، لیکن ان کا مذہب اس کے برعکس یہ ہے کہ بسم اللہ قرآن بلکہ ہر ہر سورت کا جزو ہے، کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ اہل مکہ میں سے ہیں، جو دو سورتوں کے درمیان بسملہ کو ثابت رکھتے ہیں اور اسے فاتحہ کی اور اسی طرح ہر ہر سورت کی ایک مستقل آیت شمار کرتے ہیں، نیز امام شافعی رحمہ اللہ نے اسماعیل قسط رحمہ اللہ سے قراءت ابن کثیر رحمہ اللہ پڑھی ہے، پس شافعی رحمہ اللہ نے عدم بسملہ والی اُس روایت پر تو اعتماد نہیں کیا، جو امام مالک رحمہ اللہ سے ہے، اس لئے کہ وہ آحاد میں سے ہے اور ابن کثیر رحمہ اللہ کی قراءت پر اعتماد کرلیا، کیونکہ وہ متواتر ہے۔ یہ ایک لطیف اور انتہائی دقیق بات ہے جو قابل غور ہے اور میں اپنے اصحاب کی کتب میں یہ لکھا ہوا دیکھتا تھا کہ شافعی رحمہ اللہ نے عدم بسملہ والی حدیث امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے، لیکن اس پر اعتماد نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ اس بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے کوئی علت و سبب ظاہر ہوا ہوگا، ورنہ بلاوجہ وہ اس حدیث کی اتباع کو ترک نہ کرتے۔''

علامہ جزری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ

''ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بھی اس کی وجہ بیان نہیں کی اور میں ایک رات اس میں غور وفکر کررہا تھا کہ اچانک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ بات دل میں ڈالی کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کی روایت آحاد میں سے ہے اور قراءت ابن کثیر متواتر ہے، شائد اسی بنا پر امام شافعی رحمہ اللہ نے آحاد کو چھوڑ کر متواتر پر عمل کرلیا، واللہ اعلم

اسی طرح مزید ذکر فرماتے ہیں کہ میں نے قراءت ابن کثیر رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت سے بھی پڑھی ہے، جو بعینہٖ سیدنا بزی رحمہ اللہ اور سیدنا قنبل رحمہ اللہ کی روایت کی طرح ہے، اور جب شافعیہ کے اکابر ائمہ میں سے ہمارے بعض اصحاب کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے مجھ سے قراءات ابن کثیر بروایت امام شافعی رحمہ اللہ پڑھنے کے خیال کا اظہار فرمایا۔ پس اس تفصیل سے بھی اس بات کی تائید ہوگئی کہ ہر شہر والوں کی قراءت ان کے اعتبار سے متواتر ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ امام ابوحاتم سجستانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

''بصرہ میں سب سے پہلے جس نے قراء ت کی وجوہ کو تلاش کیا اور انہیں ایک تالیف میں جمع کردیا اور شاذ ومشہور اور متواتر قراءتوں کی تحقیق کی، وہ ہارون بن موسیٰ اعور رحمہ اللہ ہیں جو قراء میں سے تھے۔ پس لوگوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا اور یہ کہا کہ انہوں نے قراءتوں کو ایک تالیف میں جمع کرکے نامناسب کام کیا ہے، جس سے فن قراء ت کی اہمیت وعظمت ختم ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ قراءات کی شان تو یہ ہے کہ انہیں ہر قرن وزمانہ والے جماعت در جماعت بالمشافہ ایک دوسرے سے حاصل کرتے ہیں۔''

اس قول سے بھی قراءات کے متواتر ہونے کی مزید تائید ہوجاتی ہے۔

⑤ حافظ علامہ ابوسعید خلیل کیکلائی علائی رحمہ اللہ اپنی کتاب المجموع المذھب میں فرماتے ہیں:

''شیخ شہاب الدین ابوشامہ رحمہ اللہ نے کتاب المُرشد الوجیز وغیرہ میں ایسا کلام فرمایا ہے جس سے قراءات سبعہ اوران کے علاوہ دوسری اختلافی قراءات میں فرق معلوم ہوتا ہے اور ابوشامہ رحمہ اللہ کے سوا دوسرے قراء متقدمین کے کلام سے یہ وہم ہوتا ہے کہ قراءات سبعہ کی وجوہ متواتر نہیں بلکہ ان میں سے اکثر وجوہ صرف ایسی ہیں کہ ان میں صحت سند، اتباع رسم، موافقت عربیت ولغت فصیحہ یہ تینوں رکن موجود ہیں اور ان میں فقط استفاضہ وشہرت کافی ہے تواتر کی شرط کی ضرورت نہیں حالانکہ معاملہ ایسا نہیں جیسا کہ ان لوگوں نے بیان کیا ہے۔ بلکہ قراءات عشرہ کی سبھی وجوہ متواتر ہیں اور ان لوگوں کو یہ شبہ اس سے ہوگیا کہ قراءات سبعہ کی سندیں صرف مشہور ومعروف قراء ورواۃ ورجال میں منحصر ہیں جو متواتر کی حد تک نہیں پہنچتے اس بنا پر انہوں نے یہ خیال کرلیا کہ یہ قراء تیں اخبار آحاد کے قبیل سے ہیں۔''

⑥ علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ امام الائمہ ابوالمعالی رحمہ اللہ سے اس بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

''ان سندوں کے خاص ایک جماعت میں منحصر ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ قراء تیں ان کے علاوہ دوسرے لوگوں سے ثابت ومنقول ہی نہیں، بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ قراء تیں ہر زمانہ اور ہر شہر میں اور ہمیشہ سے جماعت در جماعت اور طبقہ در طبقہ متواتر چلی آرہی ہیں اور خاص ان حضرات کی طرف نسبت کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات اختلافی وجوہ کے ضبط ونشر کی اور اپنے شیوخ سند کے حفظ وضبط کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے، دیکھو حجۃ الوداع وغیرہ کے بارہ میں جو اخبار واَحادیث وارد ومنقول ہیں وہ نہایت واضح مگر آحاد کے قبیل سے ہیں اس کے باوجود حجۃ الوداع وغیرہ کا واقعہ متواترہ ہے کہ اسے ہر زمانہ اور ہر شہر میں ایک طبقہ اور ایک بہت بڑی جماعت دوسرے طبقہ اور جماعت سے نقل کرتی چلی آئی ہے پس قراءات کا حال بھی یہی ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر تنبیہ کرنا نہایت ضروری ومناسب ہے۔''

[کلُّہ مأخوذ من منجد المقرئین ومرشد الطالبین للامام المحقق محمد ابن الجزري]

ضروری محسوس ہوتا ہے کہ ہم ذیل میں آئمہ عشرہ کے ہزاروں تلامذہ میں سے معروف دو دو تلامذہ ذکر کردیں اور پھر ہر راوی کے مزید آگے چند معروف شاگردوں کا تذکرہ کردیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ قراء کے ہاں موجود قراءات عشرہ صغری یا عشرہ کبری سے مراد کون کون سے طرق ہیں، جو عملاً درسگاہوں میں بطور تعلیم وتعلّم جاری ہیں۔

صاحب اختیار ائمہ قراءات عشرہ کے دو دو شاگرد، جو زیادہ معروف ہوئے، اصطلاح قراء میں راوی کہلاتے ہیں اور پھر راویوں سے مثلاً علامہ جزری رحمہ اللہ تک جن واسطوں سے قراءات پہنچیں، ان کو 'طرق' کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئمہ عشرہ، ان کے مشہور رواۃ اور طرق کا تعارف

نوٹ: طرق میں پہلے چوکور نمبر سے مراد استاذ اور گول نمبر سے مراد ان کے شاگرد ہیں:

نمبر شمار	امام	راوی	طرق
۱	امام نافع مدنی ؒ [۷۰ھ-۱۶۹ھ]	❶ سیدنا قالون ؒ [۱۲۰ھ-۲۰۰ھ] ❷ سیدنا ورش ؒ [۱۰۰ھ-۱۹۷ھ]	[۱] ابونشیط ؒ ① ابن بویان ؒ ② قزاز ؒ [۲] حلوانی ؒ ① ابن ابی مہران ؒ ② جعفر بن محمد ؒ [۱] ازرق ؒ ① نحاس ؒ ② ابن سیف ؒ [۲] اصبہانی ؒ ① ابن جعفر ؒ ② مطوعی ؒ
۲	امام ابن کثیر ؒ [۴۵ھ-۱۲۰ھ]	❶ سیدنا بزی ؒ [۱۷۰ھ-۲۵۰ھ] ❷ سیدنا قنبل ؒ [۱۹۵ھ-۲۹۱ھ]	[۱] ابوربیعہ ؒ ① نقاش ؒ ② ابن بنان ؒ [۲] ابن حباب ؒ ① ابن صالح ؒ ② ابن عمر ؒ [۱] ابن مجاہد ؒ ① ابواحمد سامری ؒ ② صالح ؒ [۲] ابن شنبوذ ؒ ① ابوالفرج ؒ ② شطوی ؒ
۳	امام ابوعمرو بصری ؒ [۷۰ھ-۱۵۴ھ]	❶ دوری بصری ؒ [۱۵۰ھ-۲۴۶ھ] ❷ سیدنا سوسی ؒ [۱۷۳ھ-۲۶۱ھ]	[۱] ابوالزعراء ؒ ① ابن مجاہد ؒ ② معدل ؒ [۲] ابن فرح ؒ ① ابن ابی بلال ؒ ② مطوعی ؒ [۱] ابن جریر ؒ ① عبداللہ بن حسین ؒ ② ابن جبش ؒ [۲] ابن جمہور ؒ ① شذائی ؒ ② شبنوذی ؒ
۴	امام ابن عامر شامی ؒ [۸ھ-۱۱۸ھ]	❶ سیدنا ہشام ؒ [۱۵۳ھ-۲۴۶ھ] ❷ ابن ذکوان ؒ [۲۴۲ھ]	[۱] حلوانی ؒ ① ابن عبدان ؒ ② جمال ؒ [۲] داجونی ؒ ① زید بن علی ؒ ② شذائی ؒ [۱] اخفش ؒ ① نقاش ؒ ② ابن اخرم ؒ [۲] صوری ؒ ① رملی ؒ ② مطوعی ؒ
۵	امام عاصم کوفی ؒ [۱۲۷ھ]	❶ سیدنا شعبہ ؒ [۹۵ھ-۱۹۳ھ] ❷ سیدنا حفص ؒ [۹۰ھ-۱۸۰ھ]	[۱] یحییٰ بن آدم ؒ ① شعیب ؒ ② ابوحمدون ؒ [۲] علیمی ؒ ① ابن خلیع ؒ ② رزاز ؒ [۱] عبید ؒ ① ہاشمی ؒ ② ابن ابوہاشم ؒ [۲] عمرو بن صباح ؒ ① فیل ؒ ② زرعان ؒ
۶	امام حمزہ کوفی ؒ [۸۵ھ-۱۵۶ھ]	❶ سیدنا خلف ؒ [۲۲۹ھ] ❷ سیدنا خلاد ؒ [۲۲۰ھ]	[۱] حداد ؒ ① ابن عثمان ؒ ② ابن مقسم ؒ ① ابن صالح ؒ ② مطوعی ؒ ① ابن شاذان ؒ ② ابن الہیثم ؒ ③ وزان ؒ ④ طلحی ؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷	امام کسائی کوفی رحمہ اللہ [۱۱۹ھ-۱۸۹ھ]	❶ ابوالحارث رحمہ اللہ [۲۴۰ھ] ❷ دوری کسائی رحمہ اللہ [۲۴۶ھ]	[۱] محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ ① بطی رحمہ اللہ ② قنطری رحمہ اللہ [۲] سلمہ بن عاصم رحمہ اللہ ① ثعلب رحمہ اللہ ② ابن فرج رحمہ اللہ [۱] نصیبینی رحمہ اللہ ① ابن جلندا رحمہ اللہ ② ابن دیزویہ رحمہ اللہ [۲] ابوعثمان رحمہ اللہ ① ابن ابی ہاشم رحمہ اللہ ② شذائی رحمہ اللہ
۸	امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ [۱۳۰ھ]	❶ ابن وردان رحمہ اللہ [۱۶۰ھ] ❷ ابن جماز رحمہ اللہ [۱۷۰ھ]	[۱] شاذان رحمہ اللہ ① ابن شبیب رحمہ اللہ ② ابن ہارون رحمہ اللہ [۲] ھبۃ اللہ رحمہ اللہ ① حنبلی رحمہ اللہ ② حمامی رحمہ اللہ [۱] ابوایوب ہاشمی رحمہ اللہ ① رزین رحمہ اللہ ② ازرق جمال رحمہ اللہ [۲] دوری رحمہ اللہ ① ابن نفاخ رحمہ اللہ ② ابن نہشل رحمہ اللہ
۹	امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ [۱۱۷ھ-۲۰۵ھ]	❶ سیدنا رویس رحمہ اللہ [۲۳۸ھ] ❷ سیدنا روح رحمہ اللہ [۲۳۴ھ]	① ابوالطیب رحمہ اللہ ② نخاس رحمہ اللہ ③ ابن مقسم رحمہ اللہ ④ جوہری رحمہ اللہ [۱] ابن وہب رحمہ اللہ ① معدل رحمہ اللہ ② حمزہ بن علی رحمہ اللہ [۲] زبیری رحمہ اللہ ① غلام بن شنبوذ رحمہ اللہ ② ابن حبشان رحمہ اللہ
۱۰	امام خلف العاشر رحمہ اللہ [۱۵۰ھ-۲۲۹ھ]	❶ سیدنا اسحق رحمہ اللہ [۲۸۶ھ] ❷ سیدنا ادریس رحمہ اللہ [۱۸۹ھ-۲۹۲ھ]	① محمد بن اسحق رحمہ اللہ ② برصاطی رحمہ اللہ ③ سوسنجردی رحمہ اللہ ④ ابن شاذان رحمہ اللہ ① شطی رحمہ اللہ ② مطوعی رحمہ اللہ ③ ابن بویان رحمہ اللہ ④ قطیعی رحمہ اللہ

قراءت، روایت اور طریق

اگر کسی قراءت کے تمام راوی اس پر متفق ہیں تو یہ قراءت کہلاتی ہے اور اگر کسی قراءت کے رواۃ میں اختلاف ہے مگر روایت کے طرق متحد ہیں تو یہ روایت کہلاتی ہے اور اگر راوی کے شاگردوں میں اختلاف ہے خواہ کسی طبقہ میں ہو تو یہ طریق کہلاتا ہے۔

مثلاً امام عاصم رحمہ اللہ سے جب ان کے دونوں شاگرد سیدنا حفص رحمہ اللہ اور سیدنا شعبہ رحمہ اللہ ان کی کسی اختیار کردہ قراءت پر متفق ہوں تو وہ 'قراءت' کہلاتی ہے اور اگر ان کی کسی اور اختیار کردہ قراءت کو نقل کرنے میں ان کے شاگردوں کا اختلاف ہو، مثلاً سیدنا حفص رحمہ اللہ اس کو روایت کرتے ہوں اور سیدنا شعبہ رحمہ اللہ روایت نہ کرتے ہوں، تو یہ امام عاصم رحمہ اللہ کی سیدنا حفص رحمہ اللہ سے 'روایت' کہلائے گی۔ اسی طرح امام شعبہ رحمہ اللہ امام عاصم رحمہ اللہ کی کسی اختیار کردہ قراءت کو نقل کرتے ہوں، جس کو امام حفص رحمہ اللہ نقل نہ کرتے ہوں، تو وہ امام عاصم رحمہ اللہ کی امام شعبہ رحمہ اللہ سے روایت کہلائے گی۔ پھر مثلاً امام حفص رحمہ اللہ کی روایت بھی اس وقت کہلائے گی، جب امام حفص رحمہ اللہ کے تمام شاگرد اس کو نقل کرنے میں متفق ہوں۔ اگر ان کے شاگرد ان سے کوئی اور قراءت نقل کرنے میں مختلف ہوں، جیسے سیدنا عبید رحمہ اللہ ایک طرح سے پڑھتے ہوں اور دیگر شاگرد دوسرے طریقے سے پڑھتے ہوں، تو ان میں سے ہر ایک کے نقل کردہ روایت کو اصطلاح قراء میں 'طریق' کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد صدیق ارکانی☆

برصغیر پاک و ہند کے قراء کرام کی سندات

مسلمانوں کی یہ وہ واحد خصوصیت ہے کہ وہ قرآن کریم اور حدیث نبوی کی مسلسل سند اپنے سے حضور ﷺ تک پہنچا سکتے ہیں، ورنہ تورات، زبور اور انجیل وغیرہ کو ماننے والے تسلسل کے ساتھ سند اپنے اپنے نبی تک نہیں پہنچا سکتے۔ اس لئے قرآن و حدیث قیامت تک غیر متبدل رہیں گے اور دیگر آسمانی کتابوں کی طرح تحریف شدہ نہیں ہوں گے۔ سلسلۂ سند حدیث پر کئی کتابیں آچکی ہیں، جن میں تسلسل کے ساتھ احادیث کی سندیں مکتوب ہیں۔ سلسلۂ حدیث کی طرح سندِ قرآن پر بھی متعدد کتابیں ہیں، جیسے شیخ المشائخ قاری محی الاسلام پانی پتی رحمہ اللہ کی تالیف 'شجرۂ قراءات سبعہ' یعنی قرائے سبعہ کی اَسانید، شیخ المشائخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی 'شجرۃ الاساتذۃ' اور مرزا بسم اللہ بیگ رحمہ اللہ کی تالیف 'تذکرہ قاریانِ ہند' وغیرہ ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے ان کتابوں کو جمع کیا اور متعدد قراء کرام کی سندیں بھی حاصل کیں، نیز جملہ کتابوں اور سندوں کو سامنے رکھ برصغیر پاک وہند کے قراء کرام کی تین سندیں تیار کیں ہیں اور آخر میں چند مشہور مشائخ قراءات کے تلامذہ کی فہرست بھی دے دی ہے، تاکہ موجودہ دور کے ہر قاری قرآن کے لئے اپنا سلسلہ متعین کرنا آسان ہو۔

برصغیر پاک و ہند کے مشائخ کی سندات کی طرح ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے تمام ممالک کے اساتذہ قراء کرام کی سندوں کو بھی جمع کر کے منظر عام پر لایا جائے۔ اس سلسلہ میں ہماری کوشش ہوگی کہ آئندہ شمارہ رشد' قراءات نمبر (حصہ دوم) میں اس نوعیت کی تحقیق سامنے لائی جائے، تاکہ جمیع اسانید قرآن کو سامنے رکھ کر اندازہ کیا جاسکے کہ قرآن کریم اور قراءاتِ قرآنیہ جہاں خبر و اسناد سے ثابت ہیں، وہاں ان کے ثبوت میں کثرت روایات سے ثبوت میں کس طرح 'قطعی علم' کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ [ادارہ]

① سند القراءة والتجوید للقرآن الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْرَثَنَا کِتَابَہٗ، وَحَافَظَ عَلَیْنَا حُرُوْفَہٗ وَحُدُوْدَہٗ وَاٰدَابَہٗ، وَخَصَّنَا بِالرِّوَایَۃِ وَالْاِسْنَادِ مِنْ بَیْنِ الْعِبَادِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَھْبَطِ الْوَحْیِ وَالتَّنْزِیْلِ، مُؤَسِّسُ قَوَاعِدِ التَّجْوِیْدِ وَالتَّرْتِیْلِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ حَمَلُوْا الْقُرْاٰنَ فَوَعُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ حِفْظِہٖ وَرِوَایَتِہٖ فَرَوَوْا حَقَّ الرِّوَایَۃِ۔

☆ مدیر منتظم ماہنامہ حق نوائے احتشام، کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ العبدُ الرَّاجیْ الی رَحْمَةِ الْحَقِّ "محفوظُ الحق حقی" بن المولوی الحاج القاری منظورُ الحق علیکدھی، اَنَّ الْمُوَفَّقَ مِنَ اللّٰہِ الْحَمِیْدِ الحافظ القاری .... زَادَہُ اللّٰہُ حِرْصًا وشَغْفًا فِیْ کِتَابِہِ المجید قَدْ قَرَأَ عَلَیَّ القراٰن الکریمَ کُلَّہٗ حَرْفًا حَرْفًا، وَسَمِعَ مِنِّیْ طَرْفًا طَرْفًا وَتَعَلَّمَ مِنّی التَّجْوِیْدَ بِالتَّکْرِیْرِ وَالتَّسْدِیْدِ علی رِوَایَتَیْ ابی بکر شعبه بن عَیَّاشٍ وَاَبِیْ عمرو حفص بن سلیمان عن الامام عاصم الکوفی بطریق الشاطبی۔ فَاسْتَجَازَنِیْ وَطَلَبَ مِنِّیْ اَلْاِسْنَادَ فَاَجَزْتُہٗ اَنْ یَّقْرأ وَیُقْرِئُ بِالشُّرُوْطِ المعتبرةِ عِنْدَ العلمأ والقرأ کَمَا اَجَازَنِیْ الشیخ القاری محمد حبیب اللّٰہ بن المولوی الحکیم غلام حیدر الناصر الافغانی المولود ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء (المتوفی ۱۹۷۶ء غالبًا) وَاَنَّہٗ قَرَأَ علی۔

③ الشیخ القاری عبدالمالك بن الشیخ جیون استاذ التجوید لدارالعلوم الاسلامیة تندواله یار حیدر اٰباد سندھ، المولود ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء المتوفی ۱۳۷۹ھ/ ۳۰/ دسمبر ۱۹۵۹ء۔ وَھُوَ قَرَأَ علی

④ الشیخ القاری (محمد) عبداللّٰہ بن (محمد) بشیر خان، المتوفی ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء، استاذ مدرسة صولتیة مکة المکرمة (و عبدالرحمن مکی بن بشیر خان، المولود ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء، المتوفی ۲/ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ/ ۸/ جنوری ۱۹۲۵ء بمقام لکھنو) وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑤ الشیخ القاری ابراھیم سعد بن علی شافعی خلوتی مصری۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑥ الشیخ القاری حسن بدیر شافعی خلوتی مصری جریسی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑦ الشیخ القاری محمد بن احمد المتولی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑧ الشیخ القاری سید احمد الدُّرّی معروف به التھامی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑨ الشیخ القاری احمد بن محمد معروف به سلمونه۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑩ الشیخ القاری سید ابراھیم عبیدی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑪ الشیخ القاری عبدالرحمٰن بن حسن بن عمر الاجھودی المالکی ازھری شاذلی، مصری(وعن الشیخ القاری سید علی بدری ازھری شاذلی وعن الشیخ القاری مصطفی عزیزی)وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑫ الشیخ القاری احمد البقری(وعن الشیخ القاری احمد اسقاطی وعن الشیخ القاری یوسف آفندی زاده وعن الشیخ القاری عبدة سجاعی)وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑬ الشیخ القاری محمد البقری (وعن الشیخ القاری ابن السَّمَاح)وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑭ الشیخ القاری عبدالرحمٰن یمنی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی

⑮ الشیخ القاری شحاذه یمنی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ الشیخ القاری عبدالحق سنباطی (وعن الشیخ القاری علی شیر املیسی)وَھُوَ قَرَأَ عَلی
⑰ الشیخ القاری شیخ الاسلام ابو یحیی زکریا بن محمد انصاری الشافعی المصری۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
⑱ الشیخ القاری رضوان عقبی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
⑲ الشیخ القاری محمد نویری شارح شاطبیہ۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
⑳ الشیخ القاری محمد بن محمد جزری الشافعی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉑ الشیخ القاری ابوالمعالی محمد بن احمد بن علی ابن الحسن بن اللبان امام الازھر الدمشقی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉒ الشیخ القاری احمد (صھر الشاطبی)وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉓ الشیخ القاری ابوالحسن علی بن محمد بن ھذیل الاندلسی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉔ الشیخ القاری ابو داؤد سلیمان بن نجاح الاندلسی ۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉕ الشیخ القاری الحافظ ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی مؤلف 'التیسیر" الاندلسی۔وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉖ الشیخ القاری ابوالحسن طاھر بن غلبون۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉗ الشیخ القاری ابوالحسن علی بن محمد بن صالح الھاشمی البصری۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉘ الشیخ القاری ابوالعباس احمد بن سھل الاشنانی الفیروزانی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉙ الشیخ القاری ابو محمد عبید بن الصباح بن صبیح النّھشلی الکوفی ثم البغدادی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉚ الامام ابو عمرو حفص بن سلیمان بن المغیرۃ الاسدی الکوفی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉛ الامام ابو بکر عاصم بن ابی النجود بن عبداللّٰہ بن بھدلہ الاسدی الکوفی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉜ الامام ابو عبدالرحمٰن عبداللّٰہ بن حبیب سلمٰی۔ وَھُوَ قَرَأَ عَلی (الامام ابی مریم زر بن حبیش بن حباشہ الاسدی وعن الامام ابی عمرو سعد بن الیاس الشیبانی) وَھُوَ قَرَأَ عَلی
㉝ حضرت عثمان غنی بن عفان رضی اللہ عنہ
(ب) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہا
(د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(ھ) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وَھُمْ قَرَأُوْا عَلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٤ محمد بن عبدالله رسول الله صلى الله عليه وسلم، المولود ٩/ ربيع الاول عام الفيل ٥٧١ء/ ٢٠/ نيسان (ابريل) يكم جيٹھ بكرمى يوم الاثنين صباحاً قبل طلوع الشمس، المتوفى ١٢/ ربيع الاول ١١ھ/ ٢٥/ مئى ٦٣٢ء۔ وَهُوَقَرَأَ عَلى

٣٥ ابوالفتوح جبريل امين روح الامين عليه السلام۔ وَهُوتَلَقّى عَنْ

٣٦ الحق وحده، لاضدَّله وَلَا نِدَّ له، لا مثل له ولا مثيل له، لا شريك له ولا نظير له، لا وزير له، ولا مشير له۔ (ڈاکٹر غلام مصطفے خان۔ مؤلف محمد وکیل احمد، ناشر عبدالوحید مصطفوی مجددی، سن اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء بمقام کراچی۔ مطبوعہ سند برائے قاری محفوظ الحق رحمہ اللہ سن اجازت شعبان ۱۳۸۵ھ/ دسمبر ۱۹۶۵ء۔ تذکرۂ قاریان ہند، از: مرزا بسم اللہ بیگ وغیرہ)

٢ السند المتصل منّا إلى الحق سبحانه وتعالى للقرآن المجيد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلى عَبْدِهٖ وَقَالَ "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ على محمدهٖ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَعَلى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الَّذِيْنَ تَلَوْا وَقَرَأُوْا الْقُرْاٰنَ لَيْلًا وَنَهَارًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ اَلْعَبْدُ الْعَاصِىْ تنوير الحق التهانوى بن خطيب عام لباكستان الشيخ القارى احتشام الحق التهانوى (احدٌ من مؤسسى وفاق المدارس العربية باكستان) اَنّ الاخ فى الله القارى .... قَدْ تَلَقّٰى القرآن الكريم والفرقان العظيم مِنّى على رِوايَةِ ابى عمرو حفص بن سليمان عن الامام عاصى الكوفى بطريق الشاطبى فالاٰن اِسْتَجَازَنِىْ وَطَلَبَ مِنّى اَلْاِسْنَادَ فَاَجَزْتُهٗ اَنْ يَّقْرَأَ وَيُقْرِئُ بالشُّرُوْطِ المعتبرةِ عندالقرأ والائمة كَمَا اَجَازَنِىْ الشيخ القارى وِقَاءُ اللّٰهِ پانى پتى وَاَنَّهٗ تَلَقّٰى عن

٣ المولوى الشيخ القارى أبو محمد محى الاسلام بن حاجى محمد مفتاح الاسلام بن مولانا بدرالاسلام بن شيخ محمد فخرالدين معروف به غلام مجدد عثمانى پانى پتى المولود ١٣٠٠ھ/ ١٨٨٢ء، المتوفى ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰى عَنْ

٤ الشيخ القارى عبدالرحمٰن اعمى بن عبدالصمد خان حنفى نقشبندى، المتوفى ١٣٢٤ھ/ ١٩٠٦ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰى عَنْ

٥ المولوى الشيخ القارى عبدالرحمٰن محدث انصارى قادرى بن مولانا قارى شاه محمد بن خواجه خدا بخش المولود ١٢٢٧ھ/ ١٨١٢ء، المتوفى ٥/ ربيع الاول ١٣١٤ھ/ ٣١/ دسمبر ١٨٩٦ء۔ (وعن الشيخ القارى سيد عبدالستار معروف بحافظ سردار كُلاچوى، المولود ١٣١٣ھ/ ١٨٩٥ء، المتوفى ١٣٧٦ھ/ ١٩٥٦ء) وَهُوَ تَلَقّٰى عَنْ

٦ المولوى الشيخ القارى عبدالعلى بن المولوى الشيخ القارى محمد هاشم دهلوى۔ وَهُوَ تَلَقّٰى عَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ المولوی الشیخ القاری محمد ہاشم دھلوی المولود ۱۲۱۰ھـ/ ۱۷۹۵ء، المتوفی ۱۲۸۰ھـ/ ۱۸۶۳ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑧ المولوی الشیخ القاری مرزا محمد بیگ دھلوی المولود ۱۱۷۰ھـ/ ۱۷۵۶ء، المتوفی ۱۲۴۰ھـ/ ۱۸۲۴ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑨ المولوی الشیخ القاری کرم اللّٰہ دھلوی المتوفی ۱۲۵۸ھـ/ ۱۸۴۲ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑩ المولوی حاجی الشیخ القاری شاہ عبد المجید دھلوی معروف بہ صوبۂ ھند المولود ۱۱۴۰ھـ/ ۱۷۲۷ء، المتوفی ۱۲۱۰ھـ/ ۱۷۹۵ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑪ حاجی الشیخ القاری غلام مصطفی بن شیخ محمد أکبر تھانیسری المولود ۱۱۰۰ھـ/ ۱۶۸۸ء، المتوفی ۱۱۶۰ھـ/ ۱۷۴۷ء ثم دھلوی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑫ الشیخ القاری حافظ غلام محمد گجراتی ثم دھلوی ۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑬ الشیخ القاری حافظ عبدالغفور دھلوی المولود ۱۰۴۰ھـ/ ۱۶۳۰ء، المتوفی ۱۱۲۰ھـ/ ۱۷۰۸ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑭ الشیخ القاری عبدالخالق مَنُوْفی۔وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑮ الشیخ القاری شمس الدین محمد بن اسماعیل ازھری مصری بقری شافعی اعمی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑯ المولوی الشیخ القاری عبدالرحمٰن بن شیخ شَحَّاذہ شافعی یمنی مصری۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑰ الشیخ القاری شھاب الدین احمد بن عبدالحق سنباطی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑱ الشیخ القاری شحَّاذہ یمنی شافعی مصری۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑲ المولوی الشیخ القاری ابو نصر طبلاوی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑳ الشیخ القاری شیخ الاسلام زین الدین المولوی القاضی زکریا انصاری خزرجی سُنَّیکی شافعی ازھری مصری۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉑ المولوی الشیخ القاری برھان الدین قلقیلی و المولوی رضوان الدین ابو نعیم بن احمد عقبی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉒ الامام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی المولود ۷۵۱ھـ/ ۱۳۵۰ء، المتوفی ۵/ ربیع الاول ۸۳۳ھـ/ ۱۴۲۹ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉓ المولوی الشیخ القاری شرف الدین قاضی ابوالعباس احمد حنفی دمشقی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉔ المولوی الشیخ القاری شھاب الدین قاضی ابو عبداللّٰہ الحسین بن سلیمان بن فُزارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی کَفْرَلْی دمشقی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٥ الشیخ القاری علم الدین ابو محمد قاسم بن احمد بن موفق لَوْرقی اندلسی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٦ الشیخ القاری أبو جعفر أحمد بن علی بی یحیی بن عون اللہ حصاروانی اندلسی (وعن شیخ ابو عبداللّٰہ محمد بن سعید محمد مرادی اندلسی و ابو عبد اللہ محمد بن أیوب بن محمد بن نوح غافقی أندلسی) وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٧ الشیخ القاری ابو الحسن علی بن محمد بن علی ھُذیل بِلنسی اندلسی۔وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٨ الشیخ القاری أبو داؤد سلیمان بن نجاح أموی اندلسی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٩ الامام ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید اموی مالکی دانی اندلسی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٠ الشیخ القاری أحمد بن عمر بن محمد جیزی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣١ الشیخ القاری محمد بن أحمد بن مینز۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٢ الشیخ القاری عبد اللہ بن عیسی قرشی مدنی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٣ الامام أبو موسی عیسی بن میناء بن وردان بن عیسی بن عبدالرحمٰن بن عمر بن عبد اللہ مدنی زرقی معروف به امام قالون، المولود ١٢٠ھـ/ ٧٣٧ء، المتوفی ٢٢٠ھ/ ٨٣٥ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٤ الامام ابو رویم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابو نعیم اصفهانی مدنی المولد ٧٠ھـ/ ٦٨٩ء، المتوفی ١٦٩ھـ/ ٧٨٥ء بمقام جنت البقیع۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٥ الامام ابوالعالیه رفیع بن مهران ریاحی بولا۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٦ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(ا) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

(ب) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

٣٧ عن محمد بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ، المولود ٩/ ربیع الاول عام الفیل ٥٧١ء/ ٢٠/ نیسان (اپریل) یکم جیٹھ بکرمی یوم الاثنین صباحاً قبل طلوع الشمس، المتوفی ١٢/ ربیع الاول ١١ھ/ ٢٥/ مئی ٦٣٢ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٨ عن ابوالفتوح جبریل امین روح الامین علیه السلام۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٩ عن الحق وحده، لاضدَّله وَلَا نِدَّله، لا مثل له ولا مثیل له، لا شریك له ولا نظیر له، لا وزیر له، ولا مشیر له۔

(ماخوذ از: شجرۂ قراءات سبعہ یعنی سند قراءات سبعہ، مرتب شیخ القراء مولانا قاری ابومحمد محی الاسلام بن حاجی محمد مفتاح الاسلام عثمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اموی قرشی پانی پتی رحمہ اللہ۔ سن تالیف رمضان ۱۳۴۷ھ/فروری ۱۹۲۹ء۔ صفحات ۳۱۔ ناشر الرحیم اکیڈمی۔ اے ۷/۷ اعظم نگر پوسٹ آفس لیاقت آباد کراچی۔ وتذکرۂ قاریان ہند وغیرہ)

۳ سندُ اجازةِ القرآن الكريم والفرقان العظيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ الْكَرِیْمَ عَلٰی نَبِیِّهٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن، وَلَمْ یَجْعَلْ لَهٗ عِوَجًا، وَجَعَلَ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهٖ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَخَصَّ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ بِحِفْظِ كِتَابِهٖ وَوَفَّقَهُمْ لِتِلَاوَتِهٖ حَسْبَ شُرُوْطِهٖ وَاٰدَابِهٖ۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الَّذِیْ قَالَ "اِقْرَءُوْا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِیَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابِیِّیْنَ وَاَهْلِ الْفِسْقِ" وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ وَالنَّاقِلِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الشيخ القاری احترام الحق التهانوی بن خطيب عام لباكستان الشيخ احتشام الحق التهانوی (احدٌ من مؤسسیّ وفاق المدارس العربية باكستان) تَلَقّٰی القرآن حفظًا وتجويدًا عَنْ

(۲) الشيخ القاری رحيم بخش بن چوهدری فتح محمد حافظ رحم علی، المتوفی ۱۲/ ذوالحجه ۱٤۰۲ھ/ ۳۰/ دسمبر ۱۹۸۲ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

(۳) الشيخ القاری فتح محمد بن الشيخ محمد اسماعيل پانی پتی رحمہ اللہ المتوفی ۱۸/ شعبان المعظم ۱٤۰۷ھ/ اپريل ۱۹۸۷ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

(۴) الشيخ القاری ابو محمد محی الاسلام بن حاجی محمد مفتاح الاسلام پانی پتی رحمہ اللہ العثمانی المولود ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۸۲ء، المتوفی ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء وَهُوَ تَلَقّٰی عن

(۵) الشيخ القاری عبدالرحمن الاعمی بن عبدالصمد خان حنفی نقشبندی المتوفی ۱۳۲٤ھ/ ۱۹۰٦ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

(۶) الشيخ القاری عبدالرحمن المحدّث انصاری قادری بن القاری محمدی المولود ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء، المتوفی ۵/ ربيع الاول ۱۳۱٤ھ/ ۳۱/ دسمبر۱۸۹٦ء۔(وعن الشيخ القاری نجيب الله و الشيخ القاری كبيرالدين والشيخ القاری سيد عبدالستار معروف به حافظ سردار كُلاچوی المولود ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء، المتوفی ۱۳۷٦ھ/ ۱۹۵٦ء) وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

(۷) الشيخ القاری امام الدين الامروهی المولود ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۹ء، المتوفی ۱۲۵٦ھ/ ۱۸٤۰ء۔ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

(۸) الشيخ القاری محمد معروف به كرم الله دهلوی المتوفی ۱۲۵۸ھ/ ۱۸٤۲ء(وعن الشيخ القاری قادر بخش و الشيخ القاری محمدی) وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

⑨ الشیخ القاری شاہ عبد المجید دھلوی المولود ۱۱۴۰ھـ/ ۱۷۲۷ء، المتوفی ۱۲۱۰ھـ/ ۱۷۹۵ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑩ الشیخ القاری غلام مصطفی بن محمد اکبر تھانیسری ثم دھلوی المولود ۱۱۰۰ھـ/ ۱۶۸۸ء المتوفی ۱۱۶۰ھـ/ ۱۷۴۷ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑪ الشیخ القاری غلام محمد گجراتی دھلوی ۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑫ الشیخ القاری عبدالغفور دھلوی المولود ۱۰۴۰ھـ/ ۱۶۳۰ء، المتوفی ۱۱۲۰ھـ/ ۱۷۰۸ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑬ الشیخ القاری عبدالخالق مَنُوْفی ، وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑭ الشیخ القاری شمس الدین محمد محمد بن اسماعیل ازھری مصری بقری شافعی الاعمی ۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑮ الشیخ القاری عبدالرحمٰن بن شیخ شحاذہ یمنی (والشیخ سیف الدین عطاء اللّٰہ فضالی المتوفی ۱۰۲۰ھـ/ ۱۶۱۱ء)۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑯ الشیخ القاری شحاذہ یمنی (وعن الشیخ القاری شھاب الدین احمد بن عبدالحق سنباطی) وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑰ الشیخ القاری ابو نصر طبلاوی (وعن الشیخ القاری جمال یوسف) وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑱ الشیخ القاری شیخ الاسلام زین الدین القاضی ذکریا انصاری ۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑲ الشیخ القاری رضوان الدین ابو نعیم و الشیخ برھان الدین قلقیلی (والشیخ محمد بن علی نویری)۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

⑳ الشیخ القاری شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری المولود ۷۵۱ھـ/ ۱۳۵۰ء، المتوفی ۵/ ربیع الاول ۸۳۳ھـ/ ۱۴۲۹ء۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉑ الشیخ القاری ابو محمد عبدالرحمن بغدادی۔وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉒ الشیخ القاری ابو عبداللّٰہ عبدالخالق صائغ ۔وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉓ الشیخ القاری ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمدالسخاوی المصری، المولود ۵۵۹ھـ/ ۱۱۶۳ء(والشیخ علی بن شجاع العباسی)۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉔ الامام ابوالقاسم علی بن عثمان الراعینی الشاطبی، المولود ۵۳۸ھـ/ ۱۱۴۳ء، المتوفی ۲۸/ جمادی الثانی ۵۹۰ھـ/ ۱۱۹۳ء ۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉕ الشیخ القاری ابوالحسن علی بن ھذیل البلنسی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉖ الشیخ القاری ابو دائود سلیمان بن نجاح اندلسی۔ وَھُوَ تَلَقّٰی عَنْ

㉗ الشیخ القاری ابو عمر و بن سعید الدانی، المولود ۳۷۱ھـ/ ۹۸۱ء، المتوفی شوال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٤٤هـ/ ١٠٥٢ء ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٢٨ الشیخ القاری ابوالحسن طاہر بن غلبون ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٢٩ الشیخ القاری ابوالحسن علی بن محمد الهاشمی الاعمی ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٠ الشیخ القاری ابوالعباس احمد بن سهل اشنانی ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣١ الشیخ القاری علی بن محمد عبداللّٰه بن صباح ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٢ الشیخ القاری سید الطائفه ابی عمرو حفص بن سلیمان کوفی، المتوفی ١٨٠هـ / ٧٧٢ء ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٣ الشیخ القاری الامام ابو بکر عاصم بن ابی النجود کوفی، المتوفی ١٢٧هـ/ ٤٧٧ء ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٤ الشیخ القاری ابو مریم زرّ بن حبیش، والشیخ القاری ابو عبدالرحمٰن عبداللّٰه بن حبیب سلمی، والشیخ القاری سعد بن الیاس الشیبانی ـ وَهم تَلَقَّوا عَنْ

٣٥ سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی، سیدنا عبد الله بن مسعود، سیدنا أبی بن کعب، سیدنا زید بن ثابت ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٦ عن محمد بن عبد الله رسول الله ﷺ، المولود ٩/ ربیع الاول عام الفیل ٥٧١ء / ٢٠/ نیسان (اپریل) یکم جیٹھ بکرمی یوم الاثنین صباحاً قبل طلوع الشمس، المتوفی ١٢/ ربیع الاول ١١هـ/ ٢٥/ مئی ٦٣٢ء ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٧ عن ابوالفتوح جبریل امین روح الامین علیه السلام ـ وَهُوَ تَلَقّٰی عَنْ

٣٨ عن الحق وحده، لاضدَّله وَلَا نِدَّله، لا مثل له ولا مثیل له، لا شریك له ولا نظیر له، لا وزیر له، ولا مشیر له ـ

ماهو القرآن الکریم

اختلف العلماء الکرام والائمة العظام فی تعریف القرآن الکریم، فقال امام الائمة، سراج الأمة أبو حنیفة رحمه الله المتوفی ١٥٠هـ / ٧٦٧ء "اَنَّ القرآن فی المصاحف مکتوبٌ و فی القلوب محفوظٌ و علی الالسنة مقرؤ، و علی الرسول ﷺ منزلٌ وتلفظُنا به وکتابتُنا وقراء تُنالهٗ مخلوقهٌ والقرآنُ غیرُ مخلوقٍ

وقیل" القرآنُ هو ما نُقلَ الینا بین دفتی المصاحفِ تواترًا" و قال ابن الحاجب رحمه الله: "الکتابُ هوالکلامُ المنزل للاعجاز بسورةٍ منه" و قیل "القرآن هوالمنزل علی الرسول ﷺ ، المکتوبُ فی المصاحفِ، المنقولُ عنه نقلاً متواترًا بلا شبهةٍ" و عند أهل الحق "القرآن هو العلم اللدنی فی الاجمالی الجامع للحقائق کلها ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضيلة السند المتّصل

لا شك في أنَّ السند المتصل للقرآن المجيد والفرقان الحميد والأحاديث النبوية مختص بالأمة المحمدية فلذا قال الامام محمد بن سيرين المتوفى ١١٠هـ / ٧٢٨ء "ان هٰذا العلم دين فانظروا عمّن تاخذون دينكم" رواه المسلم، وقال الامام سعد بن ابراهيم "لا يحدث عن رسول الله ﷺ اِلا الثقات" وقال المحدث عبد الله بن المبارك رحمه الله المتوفى ١٨١هـ / ٧٩٩ء "الاسناد من الدين، لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء" كما في العجالة النافعة، وقال الامام ابو علی جبائی المتوفى ٢٩٢هـ / ٩٠٥ء، "خصّ الله هٰذهٖ الامة بثلاثة اشيأ لم يعطها من قبلها، الاسناد، والانساب، والاعراب"۔

❶ تلامذہ قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ

مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی بن بشیر خان رحمہ اللہ مولود ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء، متوفی ۲/رجب المرجب ۱۳۴۹ھ/۸/جنوری ۱۹۲۵ء بمقام لکھنؤ قاری ابراہیم سعد بن علی شافعی خلوتی مصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور ان کے چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:

① مولانا قاری ضیاء الدین احمد بن منشی عبدالرزاق الہ آبادی رحمہ اللہ، استاذ التجوید مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ مولود ۲۹/جمادی الاولی ۱۲۹۰ھ/۲۵/جولائی ۱۸۷۳ء، متوفی ۷/ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء۔

② قاری عبدالمالک بن شیخ جیون رحمہ اللہ، استاذ التجوید دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار حیدرآباد متوفی ۱۳۷۹ھ/۳۰/دسمبر ۱۹۵۹ء۔

③ قاری حفظ الرحمٰن پرتاب گڑھی رحمہ اللہ، استاذ التجوید دارالعلوم دیوبند۔ مولود ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء۔

④ قاری عبدالوحید الہ آبادی رحمہ اللہ، استاذ التجوید دارالعلوم دیوبند۔ مولود ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء، متوفی ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ء۔

⑤ قاری عبدالخالق صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ۔ مولود ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء، متوفی ۱۱/اپریل ۱۹۵۷ء۔

⑥ قاری عبدالمعبود صاحب ناروی بن منشی عبدالرزاق رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء۔

⑦ قاری مفتی نصیرالدین نعمانی رحمہ اللہ

⑧ نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی رحمہ اللہ

⑨ قاری محمد حسین الہ آبادی بن ولایت حسین رحمہ اللہ، مولود ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء خلیفۂ مجاز حضرت حاجی امداداللہ رحمہ اللہ۔

⑩ قاری محمد سراج الحق رحمہ اللہ، پروفیسر فارسی الہ آباد یونیورسٹی، بن حافظ فضل الحق مولود ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء۔

⑪ قاری منّت اللہ رحمہ اللہ سجادہ نشین مونگیر۔

⑫ قاری مولانا عبدالحئی رحمہ اللہ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ والد بزرگوار مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ مولود ۱۸/رمضان ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء، متوفی ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء۔

⑬ قاری محمد نظر رحمہ اللہ، استاد مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ۔

⑭ قاری محمد صدیق رحمہ اللہ، استاد مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ متوفی ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء۔

⑮ حافظ محمد سابق لکھنوی رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ قاری محمد سلیمان سورتی رحمہ اللہ۔
⑰ قاری عبدالطیف الٰہ آبادی بن حاجی خدا بخش رحمہ اللہ۔مولود ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء۔
⑱ قاری محبوب علی الٰہ آبادی رحمہ اللہ۔مولود ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء۔
⑲ قاری رجب علی الٰہ آبادی بن عبدالغفور رحمہ اللہ۔مولود ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء۔
⑳ قاری یوسف حسن خان بہاری بن الٰہی بخش خاں رحمہ اللہ۔مولود ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء۔
㉑ قاری قطب الدین سنبھلی بن مولانا منیر الدین رحمہ اللہ۔مولود ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء، متوفی ۱۳/ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء
㉒ قاری عبدالستار کانپوری بن عبدالکریم رحمہ اللہ۔مولود ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء، متوفی ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء۔
㉓ قاری شیخ محمد رحمہ اللہ، ناظم دارالعلوم میئو۔متوفی ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء۔
㉔ قاری احمد سعید الٰہ آبادی رحمہ اللہ۔متوفی ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ء۔
㉕ مولانا قاری حیدر حسن ٹونکی بن احمد حسن رحمہ اللہ۔مولود ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء، متوفی ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۴ء۔
㉖ قاری فضل مچھلی شہری بن عبدالحق رحمہ اللہ۔مولود ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء، متوفی ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء۔
㉗ مولانا قاری راغب علی رحمہ اللہ۔مولود ۱۲۱۹ھ/۱۸۰۴ء، متوفی ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء۔

❷ تلامذہ قاری محی الاسلام عثمانی رحمہ اللہ

شیخ القراء مولانا قاری ابو محمد محی الاسلام بن حاجی محمد مفتاح الاسلام عثمانی اموی قرشی پانی پتی رحمہ اللہ مولود ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۸۲ء، متوفی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء قاری عبدالرحمٰن بن عبدالصمد خان اور مولانا قاری عبدالرحمٰن محدث انصاری قادری بن مولانا قاری محمدی بن خواجہ خدا بخش رحمہ اللہ کے شاگرد رشید ہیں، اُن کے بے شمار تلامذہ ہیں جن میں سے چند معروف یہ ہیں:

① قاری فتح محمد بن محمد اسماعیل پانی پتی رحمہ اللہ۔متوفی ۱۸/شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ/اپریل ۱۹۸۷ء۔
② قاری وقاء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ۔مدرس مدرسہ اسلامیہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی، متوفی ۱۳۹۳ھ/۳/اکتوبر ۱۹۷۳ء۔
③ مولانا قاری سیف اللہ نیازی، فاضل دارالعلوم دیوبند، پیش امام پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی۔
④ قاری شیر محمد۔
⑤ قاری محمد مدنی برادر مولانا قاری سیف اللہ۔
⑥ قاری ملا بیگی۔[ماہنامہ 'الحقانیہ' اکوڑہ خٹک]

❸ تلامذہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ

قاری عبدالمالک بن شیخ جیون رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء بمقام علی گڑھ، متوفی ۱۳۷۹ھ/۳۰/دسمبر ۱۹۵۹ء قاری محمد عبداللہ مکی بن محمد بشیر خان رحمہ اللہ اور قاری عبدالرحمٰن مکی بن محمد بشیر خان رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے ۱۹۵۰ء تک مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ وغیرہ میں تجوید کی خدمت کی پھر ۱۹۵۱ء سے تاحیات پاکستان میں شعبۂ تجوید کی خدمات سرانجام دیں اور بے شمار طلبہ کو فیض پہنچایا۔ قاری صاحب رحمہ اللہ کے چند معروف تلامذہ یہ ہیں:

① قاری محمد شریف امرتسری رحمہ اللہ، جو متحدہ ہندوستان میں لکھنؤ سے تجوید و قراءت حاصل کرنے کے لئے تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے تھے، انہوں نے دوبارہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔

② مولانا قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ لاہور۔ مولود ۹/ ذی قعدہ ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء، متوفی ۱۰/ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۱۷/ دسمبر ۱۹۹۱ء۔

③ مولانا قاری حسن شاہ مہاجر مدنی رحمہ اللہ لاہور۔ مولود اکتوبر ۱۹۲۷ء، متوفی ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ/ ۲۴/ اپریل ۱۹۹۴ء۔

④ مولانا قاری غلام نبی رحمہ اللہ، کوئٹہ۔

⑤ قاری محمد صدیق صاحب لکھنوی رحمہ اللہ، لاہور۔

⑥ قاری عبدالماجد ذاکر رحمہ اللہ خلف الصدق قاری عبدالمالک رحمہ اللہ۔

⑦ قاری شاکر انور رحمہ اللہ، خلف الرشید قاری عبدالمالک صاحب رحمہ اللہ۔

⑧ مولانا قاری عبدالوہاب گونڈوی رحمہ اللہ، متوفی ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء۔

⑨ قاری حبیب اللہ صاحب ٹونکی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء، متوفی ۱۹۷۶ء بمقام کراچی (غالبًا)

⑩ مولانا قاری سعید الرحمان، راولپنڈی۔

⑪ قاری محمد افضل، راولپنڈی۔

⑫ قاری عبدالقادر، بہاولنگری۔

⑬ قاری غلام رسول، لاہور۔

⑭ قاری سید علی کشمیری

⑮ قاری منظور الحق، بہاولپوری۔

⑯ قاری افتخار احمد، بلوچستانی۔

⑰ قاری سرفراز احمد صدیقی تھانوی، برادر خورد قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ۔

⑱ قاری غلام فرید کیمبلپوری۔ (تذکرۂ قراءِ کرام، ص: ۱۵)

⑲ قاری عبدالعزیز بن نور محمد اکبر الہ آبادی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء۔

⑳ قاری عبدالخالق لکھنوی۔ مولود ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء۔

㉑ قاری محمد ادریس بخاری رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء۔

㉒ مولانا قاری ریاست علی لکھنوی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء۔

㉓ قاری صبغۃ اللہ محمد اسد اللہ خان ٹونکی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء۔

㉔ قاری حافظ محمد نعمان بن مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳ء۔

㉕ قاری محمد اسلم لکھنوی بن واجد علی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء۔

㉖ قاری نسیم الدین عظیم آبادی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء۔

㉗ قاری محمد شریف الدین گیاوی بن مولانا خیر الدین رحمہ اللہ۔ مولود ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۸ء۔

㉘ قاری فخر الدین بن مولانا خیر الدین رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹) قاری جلیل اشرف مونگھیری رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء۔
(۳۰) قاری مہدی حسن بخاری بن ایشان داملہ رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء۔
(۳۱) قاری مولانا سعد اللہ بخاری بن مولانا محمد سعید رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء۔
(۳۲) قاری مولابخش ٹونکی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء۔
(۳۳) قاری محمد قاسم لکھنوی رحمہ اللہ۔ متوفی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء۔
(۳۴) قاری غلام نبی گیاوی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۸ء، متوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء۔ (تذکرۂ قاریان ہند)

❹ تلامذہ قاری فتح محمد رحمہ اللہ

قاری فتح محمد بن محمد اسماعیل پانی پتی رحمہ اللہ، متوفی ۱۸/شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ/اپریل ۱۹۸۷ء شیخ القراء مولانا قاری محی الاسلام بن حاجی محمد مفتاح الاسلام عثمانی، اموی قرشی پانی پتی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، ان کے بے شمار تلامذہ میں سے چند مشہور یہ ہیں:

(۱) قاری رحیم بخش بن چوہدری فتح محمد حافظ رحم علی رحمہ اللہ، استاد مدرسہ خیر المدارس ملتان پاکستان۔ متوفی ۱۲/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ/۳۰/دسمبر ۱۹۸۲ء۔
(۲) قاری محمد سلیمان بن کالے خان میواتی رحمہ اللہ۔ مولود ۱۳۳۵ھ/۱۸۹۷ء۔
(۳) قاری محفوظ الحق حقی بن مولانا منظور الحق رحمہ اللہ، مدرس مدرسہ اسلامیہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی۔ متوفی ۱۵/صفر المظفر ۱۴۲۴ھ/۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے راقم (محمد صدیق ارکانی) کو دوران انٹرویو فرمایا کہ میں قاری فتح محمد رحمہ اللہ کا باقاعدہ شاگرد نہیں ہوں بلکہ مجھے انہوں نے صرف اجازت دی ہے۔
(۴) قاری ضیاء الاسلام اکبرآبادی بن قاضی سراج الاسلام رحمہ اللہ متوفی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء۔
(۵) مولانا قاری احترام الحق تھانوی بن خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ۔ موصوف نے مجھے دوران انٹرویو بتایا کہ میں نے قاری فتح محمد رحمہ اللہ سے قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھا ہے۔

❺ قاری سراج احمد مظفر نگری رحمہ اللہ

قاری سراج احمد صاحب مدرسہ سبحانیہ الہ آباد کے فاضل اور قاری عبدالرحمن مکی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ قاری الرحمن مکی رحمہ اللہ کی سند منضبط ہے۔ قاری سراج رحمہ اللہ نے ۱۹۵۰ء سے تاحیات پاکستان میں شعبۂ تجوید کی خدمات انجام دیں۔

❻ قاری عبدالعزیز شوقی رحمہ اللہ

قاری عبدالعزیز شوقی رحمہ اللہ، متوفی ۹/شعبان ۱۳۹۱ھ/۲۰/ستمبر ۱۹۷۱ء دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور قاری حفظ الرحمن استاد دارالعلوم دیوبند کے شاگرد ہیں۔ قاری حفظ الرحمن رحمہ اللہ، قاری عبدالرحمن مکی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ قاری عبدالرحمن مکی رحمہ اللہ کی سند منضبط ہے۔ قاری عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بھی تاحیات پاکستان میں تجوید پڑھائی۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کے چند معروف تلامذہ یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① قاری عبدالقیوم صاحب، لاہور۔
② قاری حاجی محمد اسماعیل صاحب (نقشبندی) ملتان۔
③ قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی، ملتان۔
④ قاری بشیر احمد صاحب مہاجر مدنی۔
⑤ قاری عبدالرحمان صاحب تونسوی مہاجر مدنی۔
⑥ قاری عبدالرشید صاحب، شیخ التجوید دارالعلوم کراچی۔
⑦ قاری عبدالرحمان ڈیروی رحمہ اللہ، لاہور۔مولود ۱۹۴۰ء، متوفی ۲۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء۔
⑧ قاری حبیب الرحمان صاحب، راولپنڈی۔
⑨ قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ، لاہور۔
⑩ مولانا قاری مشرف علی تھانوی حفظہ اللہ، لاہور۔[تذکرۂ قراءِ کرام ص:۱۶]

⑦ قاری محمد شریف امرتسری رحمہ اللہ

قاری محمد شریف امرتسری رحمہ اللہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ یہ قیام پاکستان کے بعد پاکستان آئے اور تاحیات شعبۂ تجوید کی خدمت کی۔

ان کے چند معروف تلامذہ یہ ہیں:
① قاری فضل ربی، مانسہرہ۔
② قاری فیاض الرحمان صاحب، پشاور۔
③ قاری اکبر شاہ صاحب، راولپنڈی۔
④ قاری محمد عمر صاحب، لاہور۔
⑤ قاری عبدالرب صاحب، ملتان۔
⑥ قاری تقی الاسلام صاحب، لاہور۔
⑦ بریگیڈیئر (ر) قاری فیوض الرحمان صاحب، راولپنڈی۔
⑧ قاری نورالحق صاحب، ہری پور۔
⑨ قاری محمد صدیق صاحب، فیصل آباد۔
⑩ قاری محمد امیر صاحب۔
⑪ قاری محمد اقبال صاحب۔ [تذکرۂ قراء کرام ص:۱۶]

⑧ تلامذہ قاری وقاء اللہ رحمہ اللہ

قاری وقاء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ، متوفی ۱۳۹۳ھ/۳/اکتوبر ۱۹۷۳ء قاری محی الاسلام عثمانی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور انہوں نے لگ بھگ ۱۹۶۴ء سے تا وفات مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی میں شعبۂ حفظ و تجوید کی خدمت سرانجام دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بے شمار تلامذہ میں سے چند مشہور یہ ہیں:

① مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی حفظہ اللہ، صدر دار العلوم کراچی۔
② مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ، شیخ الحدیث دار العلوم کراچی۔
③ مولانا قاری احترام الحق تھانوی حفظہ اللہ بن خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ۔
④ مولانا قاری تنویر الحق تھانوی حفظہ اللہ بن مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ۔
⑤ حضرت مولانا فضل الرحیم حفظہ اللہ بن مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ امرتسری، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
⑥ مولانا قاری احسان الرحمن حفظہ اللہ، فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی مقیم حال جرمنی۔
⑦ مولانا قاری اسماعیل میرٹھی حفظہ اللہ، مقیم حال کورنگی کراچی۔

نوٹ: مقدم الذکر دونوں حضرات اِصالۃً قاری نذیر صاحب کے شاگرد ہیں۔

⑨ تلامذہ قاری رحیم بخش رحمہ اللہ

مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ بن چوہدری فتح محمد حافظ رحم علی رحمہ اللہ۔ مولود رجب ۱۳۴۱ھ/فروری ۱۹۲۳ء، متوفی ۱۲/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ/۳۰/دسمبر ۱۹۸۲ء قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ قاری رحیم بخش رحمہ اللہ نے قیام پاکستان (۱۹۴۷ء) سے تاحیات جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان میں شعبۂ تجوید کی تدریس کی۔

ہزاروں طلبہ نے ان سے فیض حاصل کیا ہے جن میں چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:۔

① مولانا خان محمد صاحب، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔
② مولانا مفتی عبداللہ ملتانی رحمہ اللہ متوفی ۳/جمادی الاولی ۱۴۰۵ھ/۲۵/جنوری ۱۹۸۵ء۔
③ مولانا قاری احترام الحق تھانوی۔
④ مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ۔ متوفی ۲۸/جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ/۲۴/اکتوبر ۱۹۹۵ء۔
⑤ مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ۔
⑥ مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ۔ متوفی ۱۲/نومبر ۱۹۹۹ء۔
⑦ مولانا قاری عبداللہ مدنی رحمہ اللہ۔
⑧ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ جیسے ممتاز علماء شامل ہیں۔

⑩ تلامذہ قاری محفوظ الحق رحمہ اللہ

جناب قاری محفوظ الحق حقی رحمہ اللہ بن الحاج مولانا قاری منظور الحق علی گڑھی رحمہ اللہ، مولود ۱۹۲۷ء، متوفی ۱۵/صفر ۱۴۲۴ھ/۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء قاری محمد حبیب اللہ رحمہ اللہ بن مولانا حکیم غلام حیدر الناصر الافغانی رحمہ اللہ مولود ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء، متوفی ۱۹۷۶ء (غالبًا) کے شاگرد ہیں اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ قاری محفوظ الحق رحمہ اللہ نے اپنے شیخ قاری محمد حبیب اللہ رحمہ اللہ سے بروایت ابی بکر شعبہ بن عیّاش رحمہ اللہ اور امام ابی عمر حفص بن سلیمان رحمہ اللہ عن الامام عاصم کوفی رحمہ اللہ تجوید پڑھی اور قاری محمد حبیب اللہ رحمہ اللہ نے اپنے شیخ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ بن شیخ جیون علی گڑھی رحمہ اللہ سے تجوید پڑھی اور قاری محفوظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق رحمہ اللہ نے مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی میں شعبۂ حفظ اور تجوید کی خدمت یکم ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ/۱۶/مارچ ۱۹۶۴ء سے تاحیات کی۔ اس دوران ہزاروں تلامذہ نے قاری صاحب رحمہ اللہ سے استفادہ کیا، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

① مولانا قاری محمود الحق حقی حفظہ اللہ بن قاری محفوظ الحق حقی، پیش امام جامع مسجد جہانگیری جہانگیر روڈ و استاذ مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن، کراچی۔
② حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی حفظہ اللہ بن خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ۔
③ مولانا قاری محمد عمران حفظہ اللہ بن مولانا محمد عرفان رحمہ اللہ، مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن بانڈہ منیر خاں ہری پور صوبہ سرحد۔
④ مولانا قاری مفتی محمد یحییٰ عاصم بن محمد اقبال حفظہ اللہ، استاذ دارالعلوم کراچی۔
⑤ ڈاکٹر محمود احمد غازی حفظہ اللہ، ریکٹر اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد و سابق وفاقی وزیر مذہبی امور۔
⑥ حافظ محمد شکیل حفظہ اللہ۔

——————*

نوٹ: ادارہ نے ۲۵۰ صفحات پر مشتمل 'قراءات نمبر' کی اشاعت کا ارادہ کیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی توفیق، علماء کرام وقراء کرام کی معاونت اور ادارہ 'رشد' کے اراکین کی محنت سے بجائے ۲۵۰ کے ۱۶۰۰ صفحات پر جا پہنچا ہے۔ چنانچہ ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ خصوصی اشاعت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بنا بریں حالیہ شمارہ، جو ۸۰۷ صفحات پر مشتمل ہے تین ماہ اپریل تا جون ۲۰۰۹ء اور آئندہ شمارہ جو 'قراءات نمبر' ہی کا دوسرا حصہ ہوگا، بھی اسی ضخامت میں جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء پر مشتمل ہوگا۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔ [ادارہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ